# خداوند مسیح کی آمدِ ثانی

مُصنف

ڈاکٹر آر۔ اے۔ ٹوری

مترجم

جان مقبول

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ
۳۶۔ فیروز پور روڈ لاہور

# خداوند مسیح کی آمدِ ثانی

مصنف

ڈاکٹر آر۔ اے۔ ٹوری

مترجم

جان مقبول

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

۳۶۔ فیروز پور روڈ لاہور

طابع ——— ایچ۔ بخت

مطبع ——— اُمید پرنٹنگ پریس لاہور

بار ——— اوّل

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— ایک روپیہ پچاس پیسے

مارچ ۱۹۷۳ء



# مترجم کا دیباچہ

موجودہ زمانہ میں خُداوند کی دوبارہ آمد کے متعلق بائبل مُقدّس کی پیشین گوئیاں ہم کثرت سے پُوری ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا کچھ عرصہ سے میں اِس تلاش میں تھا کہ "دوبارہ آمد" کے مضمون پر کوئی ایسی کتاب ملے جس میں ترتیب وار دوبارہ آمد سے متعلق پیشین گوئیوں کا ذکر ہو۔ چنانچہ خُداوند نے میری اِس مراد کو پُورا کیا۔ ایک دن یہ کتاب (جس کا ترجمہ کیا گیا ہے) مَیں نے پروفیسر یُوسُف جلیل صاحب از گارڈن کالج راولپنڈی کی الماری میں پڑی دیکھی۔ مَیں نے اُن سے درخواست کی کہ وہ یہ کتاب مجھے دے دیں۔ اُنہوں نے بصد شوق یہ کتاب مجھے دے دی۔ مَیں نے اِس کو بڑے غور سے پڑھا اور اِس نتیجہ تک پہنچا کہ یہ ایسی گرانقدر کتاب ہے جو کہ ہر مسیحی اور غیر مسیحی کے پاس ہونی چاہیئے۔ مسیحیوں کے پاس اِس لئے کہ وہ اِس کتاب کو بار بار پڑھ کر رُوحانی طور پر مضبوط ہوں اور ہر وقت خداوند کی آمد کے لئے تیار رہیں۔ غیر مسیحیوں کے پاس اِس لئے کہ وہ اِن پیشین گوئیوں کو پڑھ کر یہ جان سکیں کہ مسیح کی ابدی بادشاہت میں صرف وہ لوگ ہی داخل ہو سکیں گے جنہوں نے اپنے جامے برّے کے خُون سے دھو کر اُس کو بطور نجات دہندہ قبول کر لیا ہے۔

چنانچہ مَیں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ اِس کتاب کا ترجمہ اُردو میں کروں اِس سے پہلے مجھے ترجمہ کا کوئی خاص تجربہ نہیں تھا سوائے اِس کے کہ مَیں کبھی کبھی مسیحی رسائل وغیرہ سے بہترین مضامین ترجمہ کر کے "المشیر" میں دیا کرتا تھا۔

اِسی اثنا میں جب مَیں اپنے طور پر اِس کتاب کا ترجمہ کر رہا تھا تو مَیں نے اِس

کا ذکر پادری ورن راک سے کیا اُنہوں نے میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے یقین دلایا کہ اگر میں ترجمہ مکمل کر لوں تو مسیحی اشاعت خانہ ضرور اِسے شائع کرے گا۔

ترجمہ کرنے کے سِلسِلے میں تین بار اِس کتاب کو پڑھ چکا ہوں اور ہر بار مجھے زبردست رُوحانی تقویّت مِلی۔ اِس لئے میری دست بدستہ درخواست ہے کہ آپ اِس کتاب کو غور سے پڑھیں۔ یہ آپ کی زِندگی میں انقلاب پیدا کرے گی اور دن رات آپ کا دھیان اِس بات پر ہو گا کہ خُداوند مسیح جلد آ رہا ہے کیا میں اُس کو مِلنے کے لئے تیار ہوں؟

میری دُعا ہے کہ خداوند اِس کتاب کو اپنے جلال کے لئے اِستعمال کرے تاکہ کلیسیا اپنے خُداوند کے استقبال کے لئے تیّار ہو۔ آمین

جان مقبول

✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕



”تُم بتوں سے پھر کر خُدا کی طرف رجُوع ہُوئے تاکہ زندہ اور حقیقی خُدا کی بندگی کرو۔ اور اُس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے مُنتظر رہو۔ جسے اُس نے مرُدوں میں سے جلایا یعنی یِسوعؔ کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے۔

(۱-تھسلنیکیوں ۱ : ۹-۱۰)

”بھلا ہماری اُمید اور خُوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خُداوند یسوعؔ کے سامنے اُس کے آنے کے وقت تُم ہی نہ ہو گے؟“ (۱-تھسلنیکیوں ۲ : ۱۹)

”آمین! اَے خُداوند یِسوعؔ آ“

(مکاشفہ ۲۲ : ۱۰)
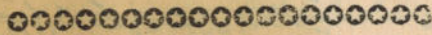
✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

# فہرستِ مضامین





## پہلا باب

# مسیح کی آمدِ ثانی کی اہمیّت

نئے عہد نامہ میں خُداوند مسیح کی دوبارہ آمد کا ذکر بہت دفعہ پایا جاتا ہے۔ یہ حقیقت خدا کے اِس اِرادہ کی اہمیّت کا ثبوت ہے کہ خُداوند مسیح دوبارہ آنے والا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے گننے کی تکلیف گوارا کی ہے۔ کہتے ہیں کہ نئے عہد نامہ کے دو سو ساٹھ ۲۶۰ ابواب میں تین سو اٹھارہ ۳۱۸ مرتبہ آمدِ ثانی کا ذکر ہے۔ ایک شخص جس نے زندگی بھر اِس تعلیم کا مطالعہ کیا ہے کہتا ہے کہ متّی سے لے کر مکاشفہ تک ہر پچیس ۲۵ آیات کے بعد ایک آیت اِسی عقیدہ کے متعلق ہے۔ پرانے عہد نامہ میں جن پیشین گوئیوں کا تعلق مسیح کے ساتھ ہے' اُن کی اکثریّت دوبارہ آمد کے بارے میں ہے' جب وہ بطور بادشاہ حکومت کرے گا۔

خُدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ دوبارہ آمد کی تعلیم سے غمزدوں کو تسلی دیں۔ جب تھسلنیکے میں موت کی وجہ سے ایمانداروں کی جماعت کم ہونا شروع ہُوئی اور اُن عزیزوں کی وجہ سے جو خداوند میں سو گئے تھے غم اور جدائی کا درد پَیدا ہُوا تو پولسؔ رسُول نے لکھا۔" اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں اُنکی بابت تم ناواقف رہو تاکہ اَوروں کی مانند جو نااُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوؔع مر گیا اور جی اُٹھا تو اُسی طرح خدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسوؔع

کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خُداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہَوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اِسی طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۳-۱۸)۔

چونکہ "اِن باتوں" کا تعلق صرف مسیح کی دوبارہ آمد کے ساتھ ہَے اِس لئے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ خُدا ہمیں حکم دیتا ہَے کہ اُن لوگوں کو جو عزیزوں کی جدائی کی وجہ سے غمزدہ ہوں مسیح کی دوبارہ آمد کی خوشخبری سے تسلّی دیں۔ دانشمند ایمانداروں کے لئے جب وہ غم کی حالت سے گزر رہے ہوں تو اور کوئی سچّائی اِس قدر تسلی کا باعث نہیں ہو سکتی جتنی کہ مسیح کی دوبارہ آمد۔ ہمارے لئے اور اُن کے لئے جو سو گئے یہ حقیقت کیا معنی رکھتی ہَے ؟ بار بار ایسے لوگوں کو جن کے عزیز رحلت کر گئے ہوں خط لکھتے وقت مَیں نے خُداوند کے اِس حکم پر عمل کیا ہے اور خداوند کے دوبارہ آنے کی سچّائی کو بطور تسلّی پیش کیا ہَے۔ اور کئی لوگوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ یہ صداقت کِس قدر تسلی کا باعث ثابت ہُوئی جب کہ اور کسی طرح بھی تسلّی حاصِل نہیں ہو سکتی تھی۔ پُرانے عہدنامہ میں بھی خُدا نے بنی اسرائیل کو اُن کی تکلیف اور مُصیبت کے وقت یسعیاہ کی معرفت خداوند کی آمد کے وعدہ سے تسلی بخشی "تسلی دو تم میرے لوگوں کو تسلی دو' تمہارا خدا فرماتا ہَے . . . اَے صیون کو خوشخبری سُنانے والی اونچے پہاڑ پر چڑھ جا اور



اَے یروشلیم کو بشارت دینے والی زور سے اپنی آواز بلند کر اخُوب پکار اَور مت ڈر۔ یہوداہ کی بستیوں سے کہہ دیکھو اپنا خُدا ! ۔ دیکھو خُداوند خُدا بڑی قدرت کے ساتھ آئے گا اور اُس کا بازو اُس کے لئے سلطنت کرے گا۔ دیکھو اُس کا صِلہ اُس کے ساتھ ہے اور اُس کا اجر اُس کے سامنے" ! (یسعیاہ ۴۰ : ۱، ۹، ۱۰)۔

نئے عہدنامہ میں خداوند کی دوبارہ آمد اور اُن واقعات کو جو اُس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں بار بار ہماری "مُبارک اُمید" اور ہر ایماندار کی دِلی آرزو قرار دیا گیا ہَے۔ طِطُس ۲ : ۱۳ میں پولس رسُول کہتا ہے۔ "اور اُس مُبارک اُمید یعنی اپنے بزرگ خُدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں"۔

۲۔ پطرس ۳ : ۱۱-۱۲۔ میں یُوں مرقوم ہَے "جب یہ سب چیزیں اِس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دینداری میں کیسا کچھ ہونا چاہیئے اور خُدا کے اُس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہیئے۔ جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدّت سے گل جائینگے"۔

سچّے ایماندار کے لئے مسیح کی دوبارہ آمد خوف کا باعث نہیں بلکہ اُس کے مستقبل کے لئے ایک شاندار اُمید کا مرکز ہے۔ بائبل کی آخری دُعا بھی ہر سچّے مسیحی کے دل کی آرزو ہَے۔

"آمین ! اَے خداوند یسوع آ" (مکاشفہ ۲۲ : ۲۰)۔

جبکہ خداوند کی دوبارہ آمد ایک سچّے ایماندار کی اُمید اور دلی آرزو ہے تو یہ ایک ٹھٹھے اڑانے والے کے لئے جو اپنی خواہشوں کے پیچھے بھاگتا ہے تمسخر اور حقارت کا باعث ہے۔ پطرس کی پیشین گوئی پُوری ہو گئی ہے۔ "اور یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے۔ اور کہیں گے کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا ؟ کیونکہ جب

سے باپ دادا سوئے ہیں اُس وقت سے اب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا خلقت کے شروع سے تھا" (۲-پطرس ۳ : ۳، ۴)۔

دُنیادار کلیسیا اور دنیا دار مسیحی اِس سچائی سے نفرت کرنے میں ٹھٹھابازوں کے ساتھ شامل ہیں۔ جیسے ایک بدکار بیوی جس کے تعلقات دوسرے آدمی کے ساتھ ہوں، نہیں چاہتی کہ اُس کا غیر حاضر شوہر واپس آئے، ویسے ہی مسیح کی بے وفا دُلہن جس کے تعلقات دُنیا کے ساتھ ہیں، خداوند کی دوبارہ آمد کی خواہش مند نہیں۔ لیکن اس ایماندار کے لئے جس کی محبت کا مرکز خُداوند مسیح اور اُس کا کلام ہے کوئی اور وعدہ اتنا قیمتی نہیں ہے جتنا کہ خداوند مسیح کی دوبارہ آمد۔ چنانچہ خداوند کی دوبارہ آمد کے متعلق ہمارا رویہ ہماری رُوحانی حالت کی علامت ہے۔

جاگتے رہنے، وفاداری، عقل مندی، سرگرمی۔ سادگی۔ پرہیزگاری۔ دُعا اور خداوند میں قائم رہنے کے لئے کلام مُقدّس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ خداوند یسُوعؔ دوبارہ آرہا ہے۔ زمین پر اپنی زندگی کے آخری ہفتہ میں خداوند نے اپنے شاگردوں کو کہا "اِس لئے تم بھی تیار رہو۔ کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا" (متی ۲۴ : ۴۴)۔ آج کل ہم اکثر لوگوں کو کہتے ہیں کہ تیار رہیں کیونکہ موت کسی وقت بھی آسکتی ہے لیکن ہمارے خداوند نے کبھی بھی یہ دلیل پیش نہ کی۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو اچھی زندگی گزارنے کیلئے دوبارہ آمد کو بطور دلیل پیش کیا۔ نہ کہ موت کو۔ پھر اُنہوں نے کہا "پس وہ دیانتدار اور عقل مند نوکر کونسا ہے۔ جسے مالک نے اپنے نوکر چاکروں پر مقرر کیا تاکہ وقت پر اُن کو کھانا دے؟ مبارک ہے وہ نوکر جسے اُس کا مالک آکر ایسا ہی کرتے پائے (متی ۲۴: ۴۵، ۴۶)۔

ایک اور موقع پر ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو ان گناہوں کے



متعلق خبردار کیا جو کہ آج کل بھی عام ہیں یعنی حد سے زیادہ کھانا، نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں میں غیر ضروری طور پر غرق رہنا۔ انہوں نے کہا "پس خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اِس زندگی کی فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام روی زمین پر موجود ہوں گے اُن سب پر وہ اِسی طرح آپڑے گا۔ پس ہر وقت جاگتے اور دُعا کرتے رہو تاکہ تم کو اِن سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو" (لوقا ۲۱ : ۳۴ - ۳۶)۔ خداوند نے زیادہ کھانے اور نشہ بازی سے صحت پر بُرے اثرات کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہ یہ چیزیں دوبارہ آمد کے وقت ہمیں اُس کی ملاقات کے ناقابل ٹھہرائیں گی۔

مُقدّس یوحنّا اُن لوگوں کو جنہیں اُس نے روشنی کی راہ دکھائی لکھتا ہے۔ "غرض اَے بچّو! اُس میں قائم رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو اور ہم اُس کے آنے پر اُس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں (۱-یوحنا ۲ : ۲۸)۔

خداوند میں قائم رہنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ لیکن یوحنّا کے ذہن میں سب سے مُقدّم وجہ یہ تھی کہ خداوند یسوؔع آرہا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ اُس کے آنے پر شرمندہ نہ ہوں تو پھر ہم اُس میں قائم رہیں۔

ہمارا خداوند ہمیں بتاتا ہے کہ اُس کی آمد ایک ایسا واقعہ ہے۔ جس کے ہمیں منتظر رہنا چاہیئے۔ "تمہاری کمریں بندھی رہیں" وہ کہتا ہے "اور تمہارے چراغ جلتے رہیں اور تم اُن آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادی میں سے کب لوٹے گا تاکہ جب وہ آکر کھٹکھٹائے تو فوراً اُس کے واسطے کھول دیں" (لوقا ۱۲ : ۳۵ - ۳۶)۔ اگلی آیت میں اُن سب کو "جن کا مالک آکر اُنہیں جاگتا پائے" خاص مبارک باد دی گئی ہے۔ رُوح القدس

عبرانیوں ۹ : ۲۸ میں کہتا ہے کہ "جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں" انہیں "دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے اُن کو دکھائی دے گا۔"

"جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں" یہ الفاظ ہمیں نہایت ہی گہرے طور پر اور سنجیدگی سے سوچنے کی دعوت دیتے ہیں۔

جو کچھ اُوپر کہا جا چکا ہے اُس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ہمارے خُداوند کی دوبارہ آمد ایک اہم ترین حقیقت ہے۔ بہت سے لوگ اِس عقیدہ کو ناقابل عمل عقیدہ سمجھتے ہیں۔ مَیں بھی پہلے ہی سمجھتا تھا۔ شروع میں جب میں نے پاسبانی کی خدمت شروع کی تو میری کلیسیا کے ایک ممبر نے ایک دفعہ مجھ سے درخواست کی کہ میں خداوند مسیح کی دوبارہ آمد پر پیغام دوں۔ مَیں اس عقیدہ کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ اَور مَیں نے اُسے ٹال دیا۔ لیکن ایک دن آیا جب مَیں نے معلوم کیا کہ یہ عقیدہ پوری بائبل میں نہ صرف اہم ترین عقیدہ ہے بلکہ اُس کے بہُت سے عملی نتیجے بھی ہیں۔

میرے مسیحی تجربہ کے چار اہم دور ہیں۔

پہلا۔ جب مَیں نے خُداوند یسوعؔ مسیح کو شخصی طور پر نجات دہندہ اور خُداوند قبول کیا۔

دُوسرا۔ جب مَیں نے دیکھا کہ بائبل بلاشبہ خُدا کا کلام ہے۔ اور اِس کے بیانات ہر لحاظ سے قابلِ اعتبار ہیں اور ہر چیز جس کے متعلق آدمی کو جاننے کی ضرورت ہے اِس کتاب میں ہے۔

تیسرا۔ جب مَیں نے معلوم کیا کہ رُوح اُلقُدس کا بپتسمہ موجودہ زمانے کے لئے ہے تو مَیں نے خود بھی حاصل کیا۔

چوتھا۔ جب خُداوند کی دوبارہ آمد کی حقیقت مجھ پر ظاہر ہوئی اِس



حقیقت نے میری زِندگی کے نظریات کو یکسر بدل دیا۔ اُس نے دُنیا کی طاقت اور خواہشات کو بالکُل کچل دیا۔ اور میری زندگی کو نہایت مایوس کن حالات میں بھی پُراُمید کرنوں سے منّور کیا۔
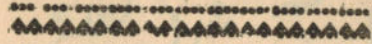
روح القدس کا بپتسمہ حاصل کیا ہے؟

"جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک
مَیں جلد آنے والا ہوں ۔ آمین ۔ اَے خُداوند یِسُوع آ "
مکاشفہ ۲۲ : ۲۰

خود خداوند خدا آئے گا؟



## دُوسرا باب

# مسِیح کی آمدِ ثانی یقینی ہے

بے شک ! ہمارا خُداوند دوبارہ آئے گا ۔ مگر ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں ؟ خُدا نے بار بار اپنے کلام میں ہمیں نہایت ہی صریح اور واضح طور پر بتایا ہے ۔ پکڑوائے جانے سے ایک رات پیشتر جبکہ خداوند اپنے شاگردوں کو جو اِس خیال میں ڈوبے ہُوئے تھے کہ اب وہ اُن کو چھوڑ جائیگا تسلّی دے رہا تھا تو اُس نے اُن سے کہا ۔
"پھر اگر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو" (یوحنّا ۱۴ : ۳) ۔
پولُس رسُول بھی ۱ ۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶ ، ۱۷ میں اپنے خداوند کے اِس وعدہ کے متعلق یوں لکھتا ہے "۔ خُداوند خُدا آسمان سے للکارا اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھینگے ۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُس کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہَوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے "۔
جب پولُس رسُول نے یہ کہا تو بلاشبہ اُس کے ذہن میں خُداوند کے الفاظ ہونگے ۔ کیونکہ خُداوند کے وعدہ میں چار باتیں ہیں اور پولُس بھی بعینہٖ اُنہی چار باتوں کا ذکر کرتا ہے ۔ (۱) مسیح نے کہا "مَیں پھر آؤں گا" پولُس رسول نے کہا "خداوند خود آسمان سے اتر آئے گا" (۲) مسیح نے کہا "تمہیں اپنے ساتھ لے لونگا" پولُس

نے کہا "(۳) ہوا میں خداوند کا استقبال کریں" (۳) مسیح نے کہا "جہاں میں ہوں تم بھی ہو" پولس نے کہا "ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے" (۴) خداوند اپنے الفاظ کو یوں شروع کرتا ہے "تمہارا دل نہ گھبرائے" (یوحنا ۱۴ : ۱) پولس یوں کہہ کر ختم کرتا ہے "اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو"۔ پولس رسول کے الفاظ خداوند کے وعدہ کی الہامی تشریح ہیں۔

پولس اپنے خطوط میں ایک جگہ کہتا ہے "ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔ وہ اپنی اُس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائیگا"۔ (فلپیوں ۳ : ۲۰-۲۱)۔ عبرانیوں ۹ : ۲۸ میں ہم پڑھتے ہیں "اسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اٹھانے کے لئے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے اُن کو دکھائی دے گا جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں"۔ پطرس رسول نے بھی یہودیوں کو توبہ کی تلقین کرتے ہُوئے کہا "پس توبہ کرو اور رجُوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اِس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اُس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرّر ہُوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں"۔ (اعمال ۳ : ۱۹-۲۱) یہ تمام حوالہ جات اور اُنکے علاوہ کئی اور حوالے نہایت ہی واضح طور پر یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا خُداوند دوبارہ آنے والا ہے۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اِن حوالہ جات میں سے چند کا تعلق



ایمانداروں کی موت سے ہے۔ لیکن ایسی تفسیر ان حوالوں پر پُوری نہیں اُترتی۔ ایک ایماندار اپنی موت کے وقت خداوند کو اپنے نزدیک محسوس تو کر سکتا ہے لیکن اُس وقت وہ للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور "خدا کے نرسنگے کے ساتھ" نہیں اُترتا اور ایماندار کی موت کے وقت جو لوگ زندہ ہوتے ہیں اور پیچھے رہ جاتے ہیں وہ بھی ہوا میں خداوند کا استقبال نہیں کرتے۔ یوحنا کے مستقبل کے بارے میں پطرس کے ساتھ باتیں کرتے ہُوئے خُداوند نے کہا "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا"۔ اِس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ "اگر مَیں چاہوں کہ یہ . . . ٹھہرا رہے"، کا یہ مطلب ہے کہ اگر مَیں چاہوں کہ یہ زندہ رہے۔ لیکن اگر ہم ایماندار کی موت کو مسیح کی دوبارہ آمد مانیں تو یہ ایک مہمل سا فقرہ بن جائیگا۔ "اگر مَیں چاہوں کہ یہ زندہ رہے جب تک یہ مر نہ جائے تو تجھ کو کیا"۔ ہمارے خداوند کا یقیناً یہ مطلب نہیں تھا۔ مسیح کا جو مطلب تھا۔ وہ ان الفاظ کے سیاق و سباق سے صاف ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مَیں چاہوں کہ یہ زندہ رہے جب تک کہ مَیں شخصی طور پر واپس نہ آؤں تو تجھ کو کیا"۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مذکورہ حوالوں کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ رُوح اُلقدس کا نزول ہی مسیح کی آمدِ ثانی ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ رُوح اُلقدس کا نزول بھی ایک لحاظ سے مسیح کی آمد ہے۔ جیسا کہ یوحنا ۱۴ : ۱۵-۱۸، ۲۰-۲۳ سے ظاہر ہوتا ہے: "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی سچّائی کا رُوح جسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا۔ مَیں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔

مَیں تمہارے پاس آؤں گا . . . جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہَے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اور جو مجھ سے محبّت رکھتا ہَے وہ میرے باپ کا پیارا ہو گا اور مَیں اُس سے محبت رکھوں گا۔ اور اپنے آپ کو اس پر ظاہر کروں گا۔ اُس یہوؔداہ نے جو اسکریوتی نہ تھا اُس سے کہا اَے خُداوند! کیا ہُوا کہ تو اپنے آپ کو ہم پر تو ظاہر کیا چاہتا ہَے مگر دُنیا پر نہیں؟ یسُوؔع نے جواب میں اُس سے کہا اگر کوئی مجھ سے محبّت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا باپ اُس سے محبّت رکھے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اُسکے ساتھ سکونت کریں گے۔"

اِن الفاظ سے ظاہر ہے کہ ایک طرف سے رُوح اُلقُدس کی آمد مسیح خُداوند کی آمد ہے۔ کیونکہ یہ رُوح اُلقُدس کا کام ہے کہ وہ مسیح کو ہم پر ظاہر کرے اور مسیح کو ہم میں شکل دے تاکہ وہ ہم میں سکونت کرے۔ لیکن اُن حوالوں میں جن پر ہم غور کر رہے ہیں مسیح کی اِس قسم کی آمد کا ذکر نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آمدِ ثانی کے تمام کے تمام وعدے سوائے ایک وعدہ کے جو یوحؔنا ۱۴ : ۳ میں پایا جاتا ہے۔ رُوحُ القدس کے نزول کے بعد کئے گئے لہٰذا یہ سب ایک اور آمد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں رُوح اُلقُدس کے نزول کے وقت مسیح خداوند ہمیں اپنے ساتھ رہنے کے لئے نہیں لے جاتا بلکہ وہ ہمارے ساتھ رہنے کے لئے آتا ہے (یوحؔنا ۱۴ : ۱۸، ۲۱، ۲۳)۔ لیکن آمدِ ثانی کے وقت جس کا ذکر یوحؔنا ۱۴ : ۳ اور اِتھسلنیکیوں ۴ : ۱۶، ۱۷ میں پایا جاتا ہے وہ ہمیں اپنے ساتھ رہنے کے لئے لے جاتا ہَے۔ اور پھر رُوح اُلقُدس کے نزول کے وقت ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر نہیں بناتا (فلپیوں ۳ : ۲۱)۔ اور پھر رُوح کے نزول کے وقت نہ تو مقرّب فرشتہ کی آواز، نہ للکار، نہ مُردوں کی قیامت



اور نہ زندوں کا بادلوں پر اُٹھایا جانا ظہور میں آتا ہَے۔

بائبل کے کئی عالم جن کے نظریات قابلِ لحاظ ہیں۔ مندرجہ بالا آیات میں مسیح کی دوبارہ آمد کو یرؔوشلیم کی بربادی کے وقت ٹھہراتے ہیں۔ اِس تفسیر میں صداقت کا کچھ عنصر تو ہے۔ لیکن یرؔوشلیم کی بربادی تو دراصل دنیا کے خاتمہ پر ہونے والی عدالت اور پیشین گوئی کا پیشرو منظر ہے۔ اور اِسی لئے متی ۲۴ باب اور مرقس ۱۳ باب میں دونوں واقعات کا ذکر ایک دوسرے کے ساتھ ہے لیکن یرؔوشلیم کی بربادی کا واقعہ یقیناً مسیح کی دوبارہ آمد کا وہ واقعہ نہیں جس کا ذکر باب کے شروع میں دیئے ہوئے حوالوں میں کیا گیا ہَے۔ یرؔوشلیم کی بربادی کے وقت جو لوگ مسیح میں سوئے ہوئے تھے جی نہیں اُٹھے اور نہ ہی ایماندار ہَوا میں اُٹھائے گئے تھے اور نہ ہی اُن کے بدن جلالی صورت میں بدل گئے تھے۔ علاوہ ازیں یرؔوشلیم کی بربادی کے سالوں بعد یوحؔنا مسیح کی آمدِ ثانی کا منتظر تھا جو مستقبل میں وقوع پذیر ہونی تھی۔ یہ الفاظ جو یوحؔنا ۲۱ : ۲۲، ۲۳ میں پائے جاتے ہیں "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا تو میرے پیچھے ہولے۔ پس بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ وہ شاگرد نہ مرے گا۔ لیکن یسوؔع نے اُس سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نہ مرے گا بلکہ یہ کہ اگر میں چاہوں کہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟" یہ الفاظ یرؔوشلیم کی بربادی کے کافی سال بعد لکھے گئے۔

یہ سب واقعات جن کا ذکر کیا گیا ہے کسی لحاظ سے بھی خداوند کی آمدِ ثانی کے وعدوں اور رسُولوں کی پیشین گوئیوں کی تکمیل نہیں۔ خُداوند مسیح کی آمدِ ثانی کا ذکر بار بار نئے عہد نامہ میں پایا جاتا ہَے۔ اور جو کلیسیا کی بڑی اُمید ہے ایک ایسا واقعہ ہے جو کہ مستقبل ہی میں پُورا ہو گا۔

---

"اُس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آکھڑے ہُوئے. اور کہنے لگے اَے گلیلی مردو ! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو ؟ یہی یسوعؔ جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہَے اِسی طرح پھر آئے گا جِس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔"

(اعمال ۱ : ۱۰ - ۱۱)



## تیسرا باب

# آمدِ ثانی پر مسیح کا ظہور

وہ سب جو صدق دل سے بائبل کو مانتے ہیں۔ ہمارے خداوند مسیح کی آمدِ ثانی پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن خداوند کا ظہور کیسے ہوگا، اِس کے متعلق مختلف ارا ہیں۔ تاہم اگر ہم اپنے نظریات کی بجائے بائبل کو دیکھیں کہ وہ کیا سکھاتی ہے تو بہت سی باتیں مِلیں گی جو صاف طور پر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خداوند مسیح کا ظہور کِس طرح ہوگا۔

## ۱۔ وُہ بذاتِ خُود آئے گا

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اُس کی آمد شخصی ہوگی۔ یعنی اُس کی آمد کوئی بہت بڑی بیداری کی صورت میں نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی اخلاقی یا معاشرتی انقلاب کی صورت میں بلکہ وہ ذاتی طور پر آئے گا۔ اُس نے پکڑوائے جانے سے پیشتر اپنے شاگردوں سے یہ وعدہ کیا کہ "مَیں پھر آؤں گا"۔ یہ حوالہ صاف طور پر بتاتا ہے کہ اس کا یہ مطلب تھا کہ وہ شخصی طور پر آئے گا۔ پولسؔ رسُول نے لکھا کہ "خداوند خود آسمان سے اُتر آئے گا"۔ اور جب شاگرد یسوعؔ کو آسمان کی طرف جاتے غور سے دیکھ رہے تھے تو ان دو مردوں نے جو شاگردوں کے پاس آکھڑے ہُوئے تھے کہا "اَے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوعؔ جو تمہارے

پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے۔ اِسی طرح پھر آئے گا جس طرح تُم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے" (اعمال ۱ : ۱۱)۔ ان الفاظ میں کسی قسم کی غلطی کی گنجائش نہیں۔ یسوؔع مسیح بذاتِ خود (وہی یسوؔع جو اٹھایا گیا) دوبارہ آنے والا ہے۔

## ۲۔ وہ جسمانی صورت میں آئے گا

جو آیات اُوپر پیش کی جا چکی ہیں وہ اُس کی آمدِ ثانی کے متعلق ایک اور بات کا انکشاف کرتی ہیں۔ وہ جسم میں ظاہر ہوگا اور نظر آئے گا۔ وہ اُسی طرح پھر نظر آئے گا جیسا کہ وہ آسمان پر جاتے ہُوئے دِکھائی دیا تھا (اعمال ۱ : ۱۱)۔ کوئی بھی معقول تفسیر اُس کے جسم میں ظاہر ہونے اور رُوبرو دِکھائی دینے کے مطلب کو بدل نہیں سکتی۔ بلکہ ان الفاظ کی اہمیّت کو واضح طور پر ثابت کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ الفاظ "اسی طرح پھر آئے گا" صرف اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ اُس کی آمد یقینی ہے لیکن اِس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ وہ کس صورت میں دوبارہ آئے گا۔ لیکن جو یونانی الفاظ اِس آیت کے لئے استعمال ہوئے ان کا لفظی ترجمہ یہ ہے "وہ اُسی صورت میں آئے گا جس طرح" اِس فقرہ کا مطلب صرف یقین دلانا ہی نہیں بلکہ اِس کا مطلب اُس کی آمد کی صورت کو ظاہر کرنا ہے۔ وہ اُسی طور پر ظاہر ہوگا جس طرح اُنہوں نے اُسے جاتے دیکھا تھا۔ وہ شاگردوں کی نظروں سے جسم میں اور ظاہری صورت میں جُدا ہُوا تھا۔ اُنہوں نے اسکوؔ آسمان پر جاتے دیکھا" اور اُس کو دوبارہ آتے بھی دیکھیں گے۔

مزید براں ہم عبرانیوں ۹ : ۲۸ میں پڑھتے ہیں کہ اُسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اُٹھانے کے لئے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے اُن کو دکھائی دے گا جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔" یونانی الفاظ جن کا ترجمہ



"دکھائی دے گا" کیا گیا ہے ان سے یہ مُراد ہے کہ وہ آنکھوں سے دکھائی دے گا۔ اِسے مکاشفہ ۱ : ۷ میں اور بھی صفائی سے بیان کیا گیا ہے۔ "دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اَور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی۔" اگر بائبل ہمیں کچھ واضح اور صاف طور پر سکھاتی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ جس طرح شاگردوں نے خداوند مسیح کو جسم میں اور ظاہری صورت میں زیتوؔن کے پہاڑ پر سے آسمان پر جاتے دیکھا تھا اِسی طرح وہ بدن میں اور ظاہری صورت میں پھر آئے گا اور جب وہ آئے گا تو سب لوگ اُسے دیکھیں گے۔ ہم صرف اُس کی موجودگی کو رُوحانی طور پر ہی محسوس نہیں کریں گے بلکہ ہم اُسے ویسے ہی صاف اور اصلی صورت میں دیکھیں گے جیسے کہ شاگردوں نے اُس وقت اُسے دیکھا، جبکہ وہ کوہِ زیتوؔن پر اپنے شاگردوں سے باتیں کر رہا تھا اور اُس کے پاؤں زمین پر سے اُٹھ گئے اور وہ اوپر باپ کے ہاں چلا گیا۔

ہمارے خداوند کی ظاہری اور شخصی آمد کے مختلف مرحلے ہوں گے۔

(ا) پہلا مرحلہ۔ جب وہ ہَوا میں آئے گا تو اُس کے ایماندار لوگ اُسے مِلنے کیلئے اُٹھائے جائیں گے۔ "کیونکہ خُداوند خود آسمان سے للکار اور مُقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے جی اُٹھینگے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہَوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶-۱۷)۔

(ب)۔ دوسرا مرحلہ۔ جب وہ زمین پر آئے گا۔ "جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے" (متی ۲۵ : ۳۱-۳۲)۔

"اور اُس روز وہ کوہِ زیتوؔن پر جو یروؔشلیم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہوگا اور کوہِ زیتوؔن بیچ سے پھٹ جائیگا اور اُس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو۔ اور تم میرے پہاڑوں کی وادی سے ہو کر بھاگو گے کیونکہ پہاڑوں کی وادی آضلؔ تک ہوگی۔ جس طرح تم شاہِ یہوداہ عزیاہؔ کے ایام میں زلزلہ سے بھاگے تھے اُسی طرح بھاگو گے کیونکہ خداوند میرا خُدا آئے گا اور سب قدسی تیرے ساتھ" (زکریاہ ۱۴: ۴-۵)۔ اِس حوالہ کے آخری حصّہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مُقدسین اُس کے ساتھ آئیں گے۔ یہ بات ۱۔ تھسلنیکیوں ۳: ۱۳ سے بھی واضح ہے "تاکہ وہ تمہارے دلوں کو ایسا مضبوط کر دے کہ جب ہمارا خُداوند یسوؔع اپنے سب مُقدّسوں کے ساتھ آئے تو وہ ہمارے خُدا اور باپ کے سامنے پاکیزگی میں بے عیب ٹھہریں۔" کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوؔع مر گیا اور جی اُٹھا تو اسی طرح خُدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسوؔع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا" (تھسلنیکیوں ۴: ۱۴)۔

ہَوا میں خداوند ایمانداروں کو لینے کے لئے آئے گا اور زمین پر وہ اپنے لوگوں کے ساتھ آئے گا۔ خُداوند کی آمد کے اِن دو مرحلوں میں شاید کافی وقفہ ہو۔ کیونکہ لوقا ۲۱: ۳۶ میں خود خداوند کے یہ الفاظ ہیں "پس ہر وقت جاگتے اور دُعا کرتے رہو تاکہ تم کو اِن سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدُور ہو۔"

۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۷-۸ میں پولسؔ یوں کہتا ہے "کیونکہ بے دینی کا بھید تو اب بھی تاثیر کرتا جاتا ہے مگر اب ایک روکنے والا ہے اور جب وہ دُور نہ کیا جائے روکے رہے گا۔ اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوؔع اپنے مُنہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلّی سے نیست کرے گا۔" اِن آیات سے



یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خُداوند کی مُقدّسین کو لینے کے لئے ہَوا میں آمد اور زمین پر مُقدّسین کے ہمراہ آمد کا درمیانی زمانہ ہے۔ تاہم یہ دو آمدیں نہیں بلکہ ایک ہی آمد کے دو مرحلے ہیں۔ آمدِ ثانی کے اِن دو مرحلوں کو سامنے رکھ کر ہمیں اِسی مضمون پر کلامِ مُقدّس کے مختلف حوالوں کے آپس میں ظاہری فرق کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔

ج۔ تیسرا مرحلہ۔ اِن واقعات کا وہ سلسلہ ہے جو زمین پر اس کی آمد کے بعد عمل میں آئیں گی۔ اِن کے متعلق ہم زیادہ وضاحت سے اس وقت ذکر کریں گے جب ہم اُس کی آمد کے نتائج کا مطالعہ کریں گے۔

## ۳۔ وہ علی الاعلان آئے گا

اِس حقیقت پر خود ہمارے خُداوند نے بہت زور دیا۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو اُن جھوٹے نبیوں اور اُستادوں کے متعلق خبردار کیا جو اُس کی خفیہ آمد پر زور دیتے ہیں۔ اُس نے کہا "اُس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دِکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ دیکھو مَیں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پُورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔" (متی ۲۴: ۲۳-۲۷)۔

آج کل ہمیں اکثر بتایا جاتا ہے کہ مسیح یسوؔع فلاں شخص میں ہو کر آچکا ہے یا کسی نئے قسم کے عقیدہ میں دوبارہ ظاہر ہو چکا ہے۔ ایک جھوٹا اُستاد یقین دلاتا ہے کہ مسیح کی دوسری آمد اکتوبر ۱۸۴۴ء میں ہو چکی ہے۔ کئی لوگ ایرآن میں مسیح کی

تلاش میں گئے۔ کئی ممالک میں لوگوں نے مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اگر مسیحی کلامِ مُقدّس کا بغور مطالعہ کرنے والے ہوں تو وہ ایسی جھوٹی تعلیموں کا کبھی بھی شکار نہیں ہوں گے۔ ہمارے خداوند نے ہمیں خبردار کیا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ مُقدّسین کو لینے کے لئے آئے گا اُس وقت بھی کُھلّم کُھلا آئے گا "خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے جی اُٹھیں گے"۔ کلامِ مُقدّس پوشیدہ آمد کے ماننے والوں کی تائید نہیں کرتا۔ (۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶)۔

## ۴۔ وہ بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آئیگا

جب ہمارا خداوند دوبارہ آئے گا تو وہ بڑی قدرت کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آئے گا۔ "اور اُس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اُس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹینگی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی" (متی ۲۴ : ۳۰)۔ جب ہمارے خُداوند نے کہا کہ وہ بادلوں پر آئے گا تو اس کا کیا مطلب ہے؟ سب سے پہلا یہ کہ اُس کی آمد کے طریقہ کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اِس سے بھی بڑھ کر یہ اِس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ الٰہی شخصیّت ہے اور الٰہی جلال کے ساتھ آئیگا۔ پرانے عہدنامہ میں یہوواہ ہی بادل میں یا بادل کے اوپر نمودار ہوتا تھا۔ خروج ۱۹ : ۹ میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھ مَیں کالے بادل میں اِس لئے تیرے پاس آتا ہوں کہ جب میں تجھ سے باتیں کروں تو یہ لوگ سنیں اور سدا تیرا یقین کریں اور موسیٰ نے لوگوں کی باتیں خداوند سے بیان کیں"۔ پھر ہم خروج ۳۴ : ۵ میں پڑھتے کہ "تب خُداوند ابر میں ہوکر اُترا اور اُس کے ساتھ وہاں کھڑے ہوکر خداوند کے نام



کا اعلان کیا"۔ زبُور نویس زبُور ۹۷ : ۱-۲ میں بیان کرتا ہے "خداوند سلطنت کرتا ہے زمین شادمان ہو۔ بے شمار جزیرے خوشی منائیں۔ بادل اور تاریکی اُس کے اِردگرد ہیں۔ صداقت اور عدل اُس کے تخت کی بنیاد ہیں"۔ نئے عہدنامہ میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ "وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک نورانی بادل نے اُن پر سایہ کرلیا اور دیکھو اُس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں اُس کی سنو" (متی ۱۷ : ۵)۔

زبُور ۱۰۴ : ۳ میں لکھا ہے کہ "تُو اپنے بالاخانوں کے شہتیر پانی پر ٹکاتا ہے۔ تو بادلوں کو اپنا رتھ بناتا ہے۔ تو ہَوا کے بازوؤں پر سیر کرتا ہے"۔ اور یسعیاہ ۱۹ : ۱ میں "دیکھو خُداوند ایک تیز رو بادل پر سوار ہوکر مصر میں آتا ہے اور مصر کے بُت اُس کے حضور لرزاں ہوں گے اور مصر کا دِل پگھل جائے گا"۔ اِن تمام حوالوں سے ظاہر ہے کہ یہوواہ بادلوں میں یا بادلوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اِس لئے بادلوں پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ الٰہی شخصیت ہے اور الٰہی جلال میں آئے گا۔

## ۵۔ وہ پاک فرشتوں کے ساتھ باپ کے جلال میں آئیگا۔

جب ہمارا خداوند پھر آئے گا تو وہ پاک فرشتوں کے ساتھ باپ کے جلال میں آئے گا۔ خداوند نے متّی ۱۶ : ۲۷ میں خود کہا کہ "ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ اُس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا"۔ اور پھر مرقس ۸ : ۳۸ میں کہتا ہے کہ "کیونکہ جو کوئی اِس زناکار اور خطاکار قوم میں مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا ابن آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اُس سے شرمائیگا"۔ اِس طرح رسول ۲۔ تھسلنیکیوں ۱ : ۷ میں کہتا ہے "جب خداوند یسوؔع اپنے قوّی

فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہُوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہو گا۔" جب خداوند مسیح پہلی بار آیا تو وہ ننھے بچّے کی صورت میں آیا جس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا گیا۔ وہ آدمیوں میں حقیر سمجھا گیا اور اس کو رد کیا گیا اور اُنہوں نے جو چاہا سو اُس کے ساتھ کیا۔ اُس وقت الٰہی جلال جسم کے پردہ میں چھپا ہُوا تھا۔ لیکن جب وہ دوبارہ آئے گا تو ہر بشر اُس کے الٰہی جلال اور قدرت کو دیکھے گا جس طرح کہ اِس دنیا میں مجسّم ہونے سے پیشتر وہ خدا کی صورت میں سب فرشتگان کو دِکھائی دیتا تھا (فلپیوں ۲ : ۶)۔ اِسی طرح وہ ہمیں بھی دکھائی دے گا۔ وہ وہی ابن آدم ہو گا لیکن خُدا کی صورت پر ہو گا اور خدا کے جلال میں ملبس ہو گا۔

## ۶۔ وہ بغیر اطلاع دیئے آئے گا۔

وہ اچانک اور بغیر کسی آگاہی کے آئے گا۔ مکاشفہ ۱۶ : ۱۵ میں وہ کہتا ہے۔ "دیکھو مَیں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے تاکہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اس کی برہنگی نہ دیکھیں۔" اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ آیت موت کے وقت اُس کی آمد کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن سیاق و سباق اور اِس جیسے دیگر حوالے صاف ظاہر کرتے ہیں کہ یہ خیال دُرست نہیں ہے۔ رُوح اُلقدس پولُس رسُول کی معرفت تھسلنیکے کے لوگوں کو کہتا ہے "اِس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دِن اِس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن ہے اُس وقت اُن پر اِس طرح ناگہاں ہلاکت آئے گی جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں اور وہ ہرگز نہ بچیں گے" (۱۔ تھسلنیکیوں ۵ : ۲-۳)۔ جب خداوند دوبارہ آئے گا تو دُنیا اُس کا انتظار نہیں کر رہی ہو گی۔ دنیا حسبِ معمول



اپنے کاروبار میں مشغول ہو گی۔ "جیسا نوحؑ کے دنوں میں ہُوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت بھی ہو گا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اُس دن تک کہ نوحؑ کشتی میں داخل ہُوا۔ اور جب تک طوفان آکر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہُوئی اُسی طرح ابن آدم کا آنا ہو گا" (متی ۲۴ : ۳۷-۳۹)۔ لوگ سفید چوغے پہنے ہُوئے خداوند کی آمد کیلئے پہاڑوں پر انتظار نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ ہر ایک کام حسبِ معمول جاری ہو گا۔ بغیر کسی اطلاع کے اچانک خُدا کا نرسنگا بجنا شروع ہو جائے گا" کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا۔ کئی لوگ اِس کوشش میں لگے ہُوئے ہیں کہ وہ خُداوند کی آمد کے واقعات کا سلسلہ وار خاکہ کھینچیں۔ لیکن وہ ایسا کرتے وقت اِس واضح حقیقت کو بھُول جاتے ہیں کہ ہمیں اُس کی دوبارہ آمد کا تو مکمل یقین ہے لیکن اس کی آمد کے ہر ایک پہلو کی تفصیل کے بارے میں ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جس طرح چور اطلاع دے کر نہیں آتا ویسے ہی ہمارا خداوند بغیر اطلاع دیئے آ جائے گا۔ اِس لئے تم بھی تیار رہو۔ کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آ جائے گا" (متّی ۲۴ : ۴۴) چنانچہ ہمیں ہمیشہ محتاط رہنا چاہیئے کہیں وہ دن پھندے کی طرح ہم پر نہ آ پڑے۔ ہمارا خُداوند بڑی سنجیدگی سے ہماری منّت کرتا ہے "پس خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اِس زندگی کی فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ دِن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام رُوئے زمین پر موجود ہونگے اُن سب پر وہ اِسی طرح آ پڑیگا۔ پس ہر وقت جاگتے اور دُعا کرتے رہو تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو" (لُوقا ۲۱ : ۳۴-۳۶)۔

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں
اور اِس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دِن آئیں۔ اور
وہ اُس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہُوا ہے یعنی یسوع کو
بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب
تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے
اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے
آئے ہیں"

(اعمال ۳: ۱۹-۲۱)



## چوتھا باب

# مسیح کی دوبارہ آمد کے نتائج

اَب ہم اپنے مطالعہ کے نہایت ہی شاندار اور درخشاں حصّہ پر پہنچے ہیں۔ ہمارے خداوند کی آمدِ ثانی کے نتائج جن کا انکشاف خدا کے کلام میں کیا گیا ہے ایسے عالی شان ہیں کہ اُن پر غور وخوض کرنے سے ہی ایماندار بے حد اُمید اور آرزو سے بھر جاتا ہے اور اُس کا دل خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ یہ نتائج کئی قسم کے ہیں اور اُن کو سات مختلف حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ خدا کے متعلق آمدِ ثانی کے نتائج۔
۲۔ کلیسیا اور انفرادی طور پر ایمانداروں کے متعلق نتائج۔
۳۔ اسرائیل کے متعلق نتائج۔
۴۔ اقوامِ عالم کے متعلق نتائج۔
۵۔ مجموعی طور پر انسانی معاشرہ کے متعلق نتائج۔
۶۔ مخالفِ مسیح اور شیطان کے متعلق نتائج۔
۷۔ کائنات کے متعلق نتائج۔

# ۱۔ خُدا سے متعلق آمدِ ثانی کے نتائج

ہمارے خداوند کی آمدِ ثانی کا پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا جلال آشکارہ ہوگا۔ یسعیاہ ۴۰ : ۵ میں ہم پڑھتے ہیں کہ "خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور تمام بشر اُس کو دیکھے گا۔ کیونکہ خداوند نے اپنے مُنہ سے فرمایا ہے۔" اِس حوالہ کے سیاق و سباق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کی آمد پر ہی یہ پیشین گوئی پُوری ہوگی۔ (دیکھئے آیات ۳، ۹، ۱۰)۔ سب سے پہلے دُنیا کی پیدائش سے خدا کے جلال کا اظہار ہُوا۔ (زبور ۱۹ : ۱)۔ اب دُنیا کی تاریخ سے اُس کا جلال ظاہر ہو رہا ہے۔ مسیح خُداوند کی پہلی آمد پر اُس کے کاموں اور اُس کی ذات کے ذریعے خُدا کا جلال ظاہر ہُوا، لیکن خُدا کے جلال کا پُورا انکشاف اُس کی دوبارہ آمد پر ہی ہوگا۔ ہمارے لئے اُس کی آمدِ ثانی کے آرزو مند رہنے کی سب سے پہلی وجہ یہی ہونی چاہئیے کہ اُس کے نام کو جس سے ہم محبّت رکھتے ہیں اور جس کی پرستش کرتے ہیں جلال ملے۔

خُداوند کی دوبارہ آمد کا دُوسرا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بذاتِ خود بطور بادشاہ حکومت کرے گا۔ اِس بات کا ذکر بار بار نئے اور پُرانے عہد نامہ میں پایا جاتا ہے۔ اشرفیوں والی تمثیل میں خُداوند اپنے آپ کو ایک امیر آدمی سے تشبیہ دیتا ہے جو کہ ایک دُور دراز ملک کو گیا تاکہ بادشاہی حاصل کرکے پھر آئے (لوقا ۱۹ : ۱۲)۔ وہ آیت ۱۵ میں کہتا ہے "جب وہ بادشاہی حاصل کرکے پھر آیا" اِسی طرح وہ متی ۲۵:۳۱ میں کہتا ہے کہ "جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔" پُرانے عہد نامہ میں بھی بار بار ذکر آیا ہے کہ ہمارا خداوند بطور بادشاہ حکومت کرے گا۔ مثلاً یرمیاہ ۲۳ : ۵-۶ میں مرقوم ہے کہ "دیکھ وہ دِن آتے ہیں خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤد کے لئے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا اور اُس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت اور صداقت کے ساتھ ہوگی۔ اس کے ایّام میں یہوداہ نجات پائے گا۔ اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اُس کا نام یہ رکھا جائے گا خُداوند ہماری صداقت۔" اِسی عہد کا ذکر کرتے ہوئے یہوواہ زبور ۲ : ۶ میں فرماتا ہے "میں تو اپنے بادشاہ کو اپنے کوہِ مُقدّس صیّون پر بٹھا چکا ہُوں۔" زکریاہ نبی کی معرفت رُوحُ القُدس اسی حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے کہ اُس سے مسیح کی الوہیّت ظاہر ہوتی ہے۔ "اور خُداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اُس روز ایک ہی خداوند ہوگا اور اُس کا نام واحد ہوگا" (زکریاہ ۱۴ : ۹)۔ بائبل مُقدّس کی آخری کتاب ہماری توجہ بار بار مسیح کی بادشاہی کی طرف کراتی ہے مثلاً

"پھر مَیں نے آسمان کو کھُلا ہُوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اُس پر ایک سوار ہے جو سچّا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ اِنصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اُس کے سر پر بہت تاج ہیں اور اُس کا ایک نام لِکھا ہُوا ہے جسے اُس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ خُون کی چھڑکی ہُوئی پوشاک پہنے ہُوئے ہے اور اُس کا نام کلامِ خُدا کہلاتا ہے۔ اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہُوئے اُس کے پیچھے پیچھے ہیں۔ اور قوموں کے مارنے کے لئے اُس کے مُنہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کریگا اور قادرِ مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا۔ اور اُس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہُوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ

اور خداوندوں کا خُداوند۔" (مکاشفہ ۱۹ : ۱۱-۱۶)۔ اور پھر مکاشفہ ۲۰ : ۴ میں درج ہے۔ "پھر مَیں نے تخت دیکھے اور لوگ اُن پر بیٹھ گئے اور عدالت اُن کے سپرد کی گئی اور ان کی رُوحوں کو بھی دیکھا جن کے سر یسوؔع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے اور جنہوں نے نہ اُس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اُس کے بُت کی اور نہ اُس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔" ہاں! خدا کے کلام سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ وہ وقت آرہا ہے جب کہ ہمارا خُداوند جس کو پہلی آمد پر آدمیوں نے رد کیا اور حقیر جانا تھا بطور بادشاہ قبول کیا جائے گا اور وہ زمین پر بادشاہی کرے گا۔ وہ وقت جلد آرہا ہے جب فرشتے اُس کی آمد کا نرسنگا پھونکیں گے اور آسمان پر بہت سی آوازیں پکّار پکّار کر یہ کہیں گی کہ "دُنیا کی بادشاہی ہمارے خُداوند اور اُسکے مسیح کی ہو گئی اور وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا"۔ اِس مُبارک بادشاہت کی خصوصیّت اور نتائج کا ذکر بعد میں کیا جائے گا جب ہم اسرائیل اور انسانی معاشرے پر اُس کی آمد کے اثرات کا بیان کریں گے۔

## ۲۔ کلیسیا اور ایماندار سے متعلق آمدِ ثانی کے نتائج

(ا) ایمانداروں کے متعلق اُس کی آمد کا پہلا نتیجہ یہ ہو گا کہ جب وہ بادلوں پر ہوا میں آئے گا تو وہ جو مسیح میں مُوئے اُٹھائے جائیں گے۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ خُداوند خود آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ



اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۵-۱۶)۔ وہ ایماندار جو خداوند کے آنے سے پہلے اِس دنیا سے کوچ کر چکے ہیں "خاک میں سو رہے ہیں" (دانی ایل ۱۲ : ۲)۔ اُن کی رُوحیں جسم کا لباس اتار چکی ہیں۔ اور وہ بدن کے وطن سے جُدا ہو کر خُداوند کے وطن میں ہیں" (۲۔ کرنتھیوں ۵ : ۴-۸)۔ لیکن جونہی خدا کا نرسنگا پھونکا جائے گا اور خداوند آسمان سے اُترے گا تو اُن مُقدسین کے جسم زمین سے اُٹھائے جائیں گے اور اُنکی رُوحیں بغیر لباس کے نہ رہیں گی بلکہ "آسمانی گھر سے ملبس ہو جائیں گی (۲۔ کرنتھیوں ۵ : ۲-۴)۔

(ب) مسیح میں مرُدوں کی قیامت کے فوراً بعدؔ زندہ ایمانداروں کے جسم پست حالی کے بدن کی شکل سے بدل کر جلال کے بدن کی صُورت میں تبدیل ہو جائیں گے۔ پھر ہمارے جسم موجودہ جسم نہ رہیں گے "ہم ایک منجّی یعنی خُداوند یسوؔع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔ وہ اپنی قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا (فلپیوں ۳ : ۲۰-۲۱)۔ اور صرف اُسی وقت ہم ظاہری صورت میں خدا کے بیٹے نظر آئیں گے۔ بے شک ہمارا موجودہ جسم بہت سے کاموں کو سرانجام دیتے ہیں لیکن پھر بھی محدود ہیں اسی لئے ہم کراہتے ہیں اور "اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں" (رومیوں ۸ : ۲۳)۔ ہمارے جسم کی نجات اس کی آمد پر ہو گی اور اُس وقت نجات کا کام مکمل ہو گا۔ اُس وقت ہمارے بدن اس کی مانند جلالی ہوں گے۔ یہ جسم غیر فانی، جلالی، طاقت ور اور ابدی ہو گا (۱۔ کرنتھیوں ۱۵ : ۴۲-۴۳)۔ ہمارے عاجزی اور کمزوری کے دن ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گے۔ یہ بدن رُوح کی مرضی کے تابع ہو گا۔ یہ دنیا کی ہر طرح کی

بندوشوں سے آزاد ہوگا۔ اور اس قوت اور جلال سے ملبس ہوگا جس کا تعلق آسمانی مقاموں سے ہے۔ مختصر الفاظ میں یہ "آسمانی جسم" ہوگا (۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۴۷۔۴۹)۔ ہمارے بدن سورج کی مانند روشن، یہ تصوّر یا شاعری نہیں ہے بلکہ الہامی حقیقت ہے۔

ہمارے خداوند نے کہا "اُس وقت راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے۔" (متی ۱۳ : ۴۳)۔ یہ ایک تشبیہی زبان نہیں ہے بلکہ تمثیل کی تفسیر کا لفظی بیان ہے۔ اِسی طرح خُدا نے صدیوں پہلے دانی ایل پر ظاہر کیا کہ "اہل دانش نورِ فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن ہوں گے۔" (دانی ایل ۱۲ : ۳)۔ جب پہاڑ پر خداوند کی صورت بدل گئی اور وہ جلال میں دکھائی دیا تو اُس کا چہرہ سورج کی مانند چمکا اور اُس کی پوشاک روشنی کی مانند سفید ہو گئی اِسی طرح ہمارے بدن بھی اُس کی مانند ہوں گے (متی ۱۷ : ۲ مقابلہ کریں لوقا ۹ : ۲۹)۔ پھر ہم موت کے تابع نہیں ہوں گے اور ہمارے بدن مرنے کے نہیں بلکہ ہم فرشتوں کی مانند ہوں گے (لوقا ۲۰ : ۳۵۔۳۶)۔ یہ جلائے ہُوئے بدن ہمارے بے پالک ہونے کے درجہ کو یعنی ہمارے خُدا کے فرزند ہونے کے رتبے کو کمال تک پہنچائیں گے۔ اِن جلائے ہوئے بدنوں میں ہم ظاہری صورت میں بھی خدا کے فرزند نظر آئیں گے۔ مجسم ہونے سے پہلے مسیح "خدا کی صورت پر تھا (فلپیوں ۲ : ۶)۔ اِسی طرح اس کی دوبارہ آمد کے وقت ہمارے جلائے ہُوئے بدن بھی اس کی مانند ہوں گے۔

(ج) مسیح میں مردوں کے جسم جلائے جانے کے بعد اور زندہ ایمانداروں کے بدن بدل جانے کے بعد دونوں ہَوا میں خداوند کا استقبال کریں گے تاکہ ہمیشہ خداوند



کے ساتھ رہیں (۱۔تھسلنیکیوں ۴ : ۱۷)۔ خداوند مسیح کی دوبارہ آمد کا خاص مقصد یہ ہے کہ ہمیں لینے کے لئے آئے۔ مسیح نے اپنے شاگردوں سے جُدا ہونے سے پہلے انہیں کہا "اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو" (یوحنا ۱۴ : ۳)۔ خداوند زیادہ تر اپنے لوگوں کی محبت کی کشش کی وجہ سے وہ ہمیں لینے کے لئے کسی دوسرے کو نہیں بھیجے گا بلکہ خود آئے گا۔ یہ الفاظ اُس کی گہری محبت کا اظہار ہیں۔ وہ کس قدر مشتاق ہے کہ ہمیں اپنے سینے سے لگائے۔ ہم بھی اُس کی غیر موجودگی میں اُس کے مشتاق ہیں لیکن اس قدر نہیں جس قدر کہ وہ ہمارا مشتاق ہے۔ ہمارے بغیر آسمان بھی اُس کو خالی نظر آتا ہے اور ہمیں بھی اُس کے بغیر زمین خالی نظر آنی چاہیئے۔

(د) خداوند کی دوبارہ آمد کے وقت جب ہم اس کو دیکھیں گے جیسا کہ وہ ہے تو ہم بھی اُس کی مانند بن جائیں گے۔ بائبل مُقدّس میں ایک نہایت ہی عجیب وعدہ پایا جاتا ہے جس کا ذکر مسیح کے پیارے شاگرد یوحنا نے ۱۔یوحنا ۳ : ۲ میں کیا ہے "عزیزو! ہم اِس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہُوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔" اُس دن جب ہم اُس کو دیکھیں گے تو ہم بھی اُس کی مانند بن جائیں گے۔ موجودہ زِندگی میں بھی خداوند کے چہرے کے جلال کو دیکھ کر ہم اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں یعنی جب بھی ہم اُس کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ اپنا جلال ہم میں منعکس کرتا ہے۔ لیکن اس وقت ہمیں آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے۔ اِس وقت اُس کا جلال جو ہم میں منعکس ہوتا ہے نامکمل ہے۔ لیکن اُس کی آمد کے وقت

اُس کے آفتابی جلال کو رُوبرو دیکھیں گے اور اُسے کامل طور پر منعکس کریں گے۔ جب ہم جسمانی اور رُوحانی طور پر اُس کی مانند بن جائیں گے اس وقت وہ اپنے مُقدّسوں میں جلال پائے گا' اور وہ نہ صرف ہمارے ذریعہ سے جلال پائے گا بلکہ ہم میں جلال پائے گا (۲۔ تھسلنیکیوں ۱ : ۱۰)۔ جو کچھ ہم اُس دن ہوں گے وہ اُس کے پُورے جلال کا اظہار ہوگا "جب مسیح جو ہماری زندگی ہے ظاہر کیا جائے گا تو تم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر کئے جاؤ گے" (کلسیوں ۳ : ۴)۔

اکثر اوقات میں اِس آزمائش میں پڑا کہ ایسے لوگوں کے لئے جو سخت گناہوں میں ڈوبے ہوں اور جن کی بُری زندگیوں کی وجہ سے اُن کے چال چلن بدنما بن گئے ہیں اور گناہ کی وجہ سے نجات کی راہ سے دُور ہو چکے ہیں' اُن کو مسیح کے نزدیک لانے کی کوشش کو ترک کر دوں۔ لیکن ۱۔ یوحنّا ۳ : ۲ کے خیال سے مجھ میں ایک نئی اُمید پیدا ہُوئی اور مَیں نے سوچا کہ بے شک اس شخص سے جس کو تم بچانے کی کوشش کر رہے ہو اور خُداوند مسیح میں نہایت ہی تھوڑی مشابہت ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی مدد کرنا وقت ضائع کرنا ہے لیکن جس دن ہمارا خُداوند آئے گا اور مذکورہ بالا شخص اُس پر نگاہ ڈالیگا تو یہ شخص اسکی مکمل صورت پر تبدیل ہو جائے گا اور اپنے خداوند کی مانند بن جائیگا۔

کئی دفعہ جب میں اپنی ناکامیوں کے باعث بیدل ہو گیا اور خیال کرنے لگا کہ مَیں اپنے مالک و خُداوند سے کِس قدر مختلف ہوں تو اُس کی دوبارہ آمد کے خوش آئند خیال نے مجھے اطمینان بخشا کہ مَیں ہمیشہ ایسا نہ رہوں گا۔ ایک دن جب خداوند آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُترے گا تو مَیں ہَوا میں اُس کا استقبال کرونگا۔ اور جب میں اُس کو دیکھونگا تو اُس کی مانند بن جاؤں گا اور اس کی مانند کامل ہوں گا۔ اور "مسیح کے پُورے قد



کے اندازے تک پہنچ جاؤں گا۔"

(ل) اُس کی آمد کا ایک نہایت ہی شاندار نتیجہ یہ ہوگا کہ خداوند مسیح کلیسیا کے ساتھ جو اُس کی دلہن ہے بیاہا جائے گا اور برّہ کی شادی کی ضیافت منائی جائے گی (مقابلہ کریں افسیوں ۵ : ۲۲، ۳۲)۔ چنانچہ یوحنّا کہتا ہے "پھر مَیں نے بڑی جماعت کی سی آواز اور زور کے پانی کی آواز اور سخت گرجوں کی سی آواز سنی کہ ہیلّلویاہ! اِس لئے کہ خداوند ہمارا خدا قادرِ مطلق بادشاہی کرتا ہے۔ آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں اور اس کی تمجید کریں اِس لئے کہ برّہ کی شادی آ پہنچی اور اُس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ اور اُس کو چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مُقدّس لوگوں کے راستبازی کے کام مراد ہیں اور اُس نے مجھ سے کہا لکھ۔ مبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں (مکاشفہ ۱۹ : ۶-۹)۔ یہ الفاظ اتنے حیران کن ہیں کہ فرشتہ کو یہ کہہ کر انکی مزید تصدیق کرنی پڑی کہ یہ خدا کی سچّی باتیں ہیں۔" اِن الفاظ کے معنوں کی پُوری گہرائی تک پہنچنا ہمارے لئے ناممکن ہے لہٰذا ہمیں قیاس آرائی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن اِس سے کم از کم کلیسیا کے ساتھ مسیح کا گہرا رشتہ ضرور ظاہر ہوتا ہے (افسیوں ۵ : ۳۱-۳۲)۔ اور یہ رشتہ مسیح کی دوبارہ آمد کے وقت پایۂ تکمیل کو پہنچیگا۔

(و) ہمارے خداوند کی دوبارہ آمد کے وقت اُس کے ہر ایک خادم کو اُس کا صلہ ملے گا۔ "کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ اُس وقت ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا" (متی ۱۶ : ۲۷)۔ موت کے وقت نہیں بلکہ خداوند کی دوبارہ آمد پر ہمیں پُورا اجر ملے گا۔ وہ سب جو اُس کی دوبارہ آمد کے مشتاق ہیں ان کو راستبازی کا تاج ملے گا۔ جب پولُس رسُول روم میں اپنے قتل کا انتظار کر رہا تھا تو اِسی بات کو مدنظر رکھتے ہُوئے

اُس نے لکھا" مَیں اچھّی کشتی لڑ چکا مَیں نے دوڑ کو ختم کر لیا مَیں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہُوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اُس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُس کے ظہور کے آرزو مند ہوں" (۲-تیمتھیس ۴ : ۷-۸)۔ گلہ کے وفادار پاسبان کو جلال کا ایسا تاج ملے گا جو مرجھاتا نہیں۔ اِسی بات کو مدنظر رکھتے ہُوئے پطرس بزرگوں کو نصیحت کرتا ہے کہ" خُدا کے اُس گلہ کی گلہ بانی کرو جو تم میں ہے۔ لاچاری سے نگہبانی نہ کرو بلکہ خدا کی مرضی کے موافق خوشی سے اور ناجائز نفع کے لئے نہیں بلکہ دِلی شوق سے۔ اور جو لوگ تمہارے سپُرد ہیں اُن پر حکومت نہ جتاؤ بلکہ گلہ کے لئے نمونہ بنو۔ اور جب سردار گلہ بان ظاہر ہو گا تو تم کو جلال کا ایسا سہرا ملے گا جو مرجھانے کا نہیں" (۱-پطرس ۵ : ۲-۴)۔

(ن) جب ہمارا خداوند آئے گا تو اس کے لوگ اس کے ساتھ رہیں گے اور اس کے ساتھ حکومت کریں گے۔ چنانچہ یوحنّا کہتا ہے" پھر مَیں نے تخت دیکھے اور لوگ اُن پر بیٹھ گئے اور عدالت اُن کے سپُرد کی گئی اور ان کی رُوحوں کو بھی دیکھا جن کے سر یسوؔع کی گواہی دینے اور خُدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے اور جنہوں نے نہ اُس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اُس کے بُت کی اور نہ اُس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے" (مکاشفہ ۱۰ : ۴)۔ بنیادی طور پر یہ حوالہ اُن دُکھ سہنے والے مُقدّسوں کے متعلق ہے لیکن اِس سے مراد موجودہ زمانہ تک وہ سب مقدّسین بھی ہیں جو یسوؔع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ یقیناً دلہن اپنے دلہا کے ساتھ مل کر بادشاہی کرے گی مکاشفہ ۵ : ۹-۱۰ میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اُس نے اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہلِ زبان اور اُمّت اور قوم میں سے



خُدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا اور اُن کو ہمارے خُدا کے لئے ایک بادشاہی اور کاہن بنا دیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں"

**نوٹ :۔** مصنف نے یہاں مسیح کی دوبارہ آمد اور جو کچھ اُس نے ہمارے لئے تیار کیا ہے اس کی بڑی عمدہ منظر کشی کی ہے۔ لیکن ہمیں اُس کی آمد کی خوشی میں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ایمانداروں کی بھی عدالت ہو گی (رومیوں ۱۴ : ۱۰-۱۲)۔ اور یہ عدالت اُن کے اعمال کے مطابق ہو گی۔ وہ گویا آگ سے پاک کئے جائیں گے۔ یہ عدالت اُنہیں سزا دینے کے لئے نہیں ہو گی (رومیوں ۵ : ۹)۔ بلکہ اجر دینے کے لئے۔ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹے گا (گلتیوں ۶ : ۷-۸)۔

(ناشرین)

## ۳- اسرائیل سے متعلق اُس کی آمد کے نتائج

(و) ہمارے خداوند کی آمدِ ثانی سے بنی اسرائیل میں بڑی خوشی ہو گی۔ یسعیاہ نبی اُس دن کے متعلق کہتا ہے۔" اور اس وقت یُوں کہا جائے گا لو یہ ہمارا خُداوند ہے ہم اس کی راہ تکتے تھے اور وہی ہم کو بچائے گا۔ یہ خداوند ہے۔ ہم اُس کے انتظار میں تھے۔ ہم اس کی نجات سے خوش و خُرّم ہونگے"۔ گو یہ حوالہ اسرائیل کے لئے ہی محدود نہیں تاہم بنیادی طور پر یہ حوالہ اُن ہی کی طرف اشارہ کرتا ہے جب ہم اُس کی آمد کے مزید نتائج پر غور و خوض کریں گے تو پھر ظاہر ہو گا کہ بنی اسرائیل کیوں خوشی منائیں گے۔ لیکن جتنی بڑی اُن کی خوشی ہو گی اُس کی ابتدا اتنے ہی بڑے رنج و غم سے ہو گی۔ اُن کے رنج و غم کی وجہ اُن کے گناہ ہوں گے اور خاص طور پر یہ کہ انہوں نے پہلے بحیثیت قوم خداوند مسیح کو اپنا بادشاہ قبول کرنے سے

انکار کیا تھا۔ زکریاہ ۱۲ : ۸ - ۱۴ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ”اُس روز خداوند یرُوشلیم کے باشندوں کی حمایت کرے گا اور اُن میں کا سب سے کمزور داؤد کی مانند ہو گا اور داؤد کا گھرانا خدا کی مانند یعنی خداوند کے فرشتہ کی مانند جو اُن کے آگے آگے چلتا ہو۔ اور میں اُس روز یرُوشلیم کی سب مخالف قوموں کی ہلاکت کا قصد کروں گا اور میں داؤد کے گھرانے اور یرُوشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی رُوح نازل کروں گا اور وہ اس پر جس کو انہوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے اور اُس کیلئے ماتم کریں گے۔ جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لئے کرتا ہے اور اس کے لئے تلخ کام ہوں گے جیسے کوئی اپنے پہلوٹھے کے لئے ہوتا ہے۔ اور اُس روز یرُوشلیم میں بڑا ماتم ہو گا۔ ہدد رمون کے ماتم کی مانند جو مجدون کی وادی میں ہوا۔ اور تمام ملک ماتم کرے گا۔ ہر ایک گھرانا الگ۔ داؤد کا گھرانا الگ اور اس کی بیویاں الگ۔ ناتن کا گھرانا الگ اور اُن کی بیویاں الگ۔ لاوی کا گھرانا الگ اور اُن کی بیویاں الگ۔ سمعی کا گھرانا الگ اور اُن کی بیویاں الگ۔ باقی سب گھرانے الگ الگ اور اُن کی بیویاں الگ الگ“۔ لیکن اُن کے ماتم کے بعد اُن کی ناپاکی اور گناہوں کے لئے چشمہ کھولا جائے گا (زکریاہ ۱۳ : ۱) اور یہوواہ خود اُن کے دشمنوں کے ساتھ لڑے گا (زکریاہ ۱۴ : ۱ - ۳)۔

(ب) اِس کے بعد جب اسرائیل کے دُکھ اور مصیبتیں معراج کو پہنچ جائیں گی تو خداوند کی آمد کا نتیجہ اسرائیل کی رہائی ہوگی۔ چنانچہ زکریاہ ۱۴ : ۱ - ۴ میں مرقوم ہے کہ ”دیکھ خداوند کا دن آتا ہے جب تیرا مال لوٹ کر تیرے اندر بانٹا جائے گا۔ کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یرُوشلیم سے جنگ کریں اور شہر لے لیا جائیگا اور گھر لُوٹے جائیں گے اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی اور آدھا شہر اسیری میں جائے گا لیکن باقی لوگ شہر ہی میں رہیں گے۔ تب خداوند خروج کرے گا



اور اُن قوموں سے لڑے گا۔ جیسے جنگ کے دن لڑا کرتا تھا اور اُس روز وہ کوہ زیتون پر جو یرُوشلیم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہو گا۔ اور کوہ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا اور اُس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو“۔

(ج) خداوند کی دوبارہ آمد کے سلسلے میں بنی اسرائیل تمام قوموں میں سے اور زمین کے چاروں کونوں سے اکٹھے کئے جائیں گے اور اپنے ملک میں لائے جائینگے۔ بار بار پرانے عہد نامہ میں اِس بات کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ یسعیاہ ۱۱ : ۱۱-۱۲ میں ہم پڑھتے ہیں ”اور اس وقت یوں ہو گا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھائیگا کہ اپنے لوگوں کا بقیہ جو بچ رہا ہو، اسور اور مصر اور فتروس اور کوش اور عیلام اور سنعار اور حمات اور سمندر کی اطراف سے واپس لائے۔ اور وہ قوموں کے لئے جھنڈا کھڑا کرے گا اور اُن اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہوں جمع کریگا“۔ اِسی طرح حزقی ایل ۳۶ : ۲۴ میں مرقوم ہے ”کیونکہ مَیں تم کو اُن قوموں میں سے نکال لوں گا اور تمام ملکوں میں سے فراہم کروں گا اور تم کو تمہارے وطن میں واپس لاؤں گا“۔ پھر ۳۷ باب کی ۲۱ ویں آیت میں پڑھتے ہیں۔ خُداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ مَیں بنی اسرائیل کو قوموں کے درمیان سے جہاں جہاں وہ گئے ہیں نکال لاؤں گا اور ہر طرف سے اُن کو فراہم کروں گا اور اُن کو اُن کے ملک میں لاؤں گا“۔ اور اِسی طرح صفنیاہ کی پیشین گوئی میں ہم پڑھتے ہیں ”دیکھ میں اُس وقت تیرے سب ستانے والوں کو سزا دوں گا اور لنگڑوں کو رہائی دونگا اور جو ہانک دیئے گئے اُن کو اکٹھا کروں گا اور جو تمام جہان میں رسوا ہوئے اُن کا ستودہ اور نامور کروں گا۔ اُس وقت میں تم کو جمع کر کے ملک میں لاؤں گا کیونکہ جب تمہاری حین حیات ہی میں تمہاری اسیری کو موقوف کروں گا تو تم کو زمین

کی سب قوموں کے درمیان نامور اور ستودہ کروں گا خداوند فرماتا ہے۔" (صفنیاہ ۳ : ۱۹، ۲۰)۔

اسرائیل کی اپنے وطن میں واپسی کے متعلق یہ پیشین گوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہُوئیں۔ لیکن مسیح کی دوبارہ آمد کے وقت اِن پیشین گوئیوں کا آخری حرف تک پُورا ہوگا۔

**نوٹ** :۔ اِس کتاب کی تحریر کے بعد بنی اسرائیل کی اپنے آبائی وطن میں واپسی کی پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے۔ یہودی دنیا کے کونے کونے سے اپنے ملک اسرائیل میں آ گئے ہیں۔

ناشرین

(د) خداوند کی دوبارہ آمد کے وقت افرائیم اور یہوداہ جو ایک دوسرے سے عرصہ دراز سے جُدا ہیں اکٹھے کئے جائیں گے اور وہ ایک ہی بادشاہ داؤد کے ماتحت ایک قوم ہوں گے۔ حزقی ایل ۳۷ : ۱۹، ۲۲، ۲۴ میں یہ بالکل عیاں ہے۔

"تو اُن سے کہنا کہ خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں یوسف کی چھڑی کو جو افرائیم کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے رفیقوں کو جو اسرائیل کے قبائل ہیں لے لونگا اور یہوداہ کی چھڑی کے ساتھ جوڑ دونگا اور اُن کو ایک ہی چھڑی بناؤنگا اور وہ میرے ہاتھ میں ایک ہوں گی . . . اور میں اُن کو اُس ملک میں اسرائیل کے پہاڑوں پر ایک ہی قوم بناؤں گا اور اُن سب پر ایک ہی بادشاہ ہوگا اور وہ آگے کو نہ دو قومیں ہوں گے اور نہ دو مملکتوں میں تقسیم کئے جائیں گے . . . اور میرا بندہ داؤد اُن کا بادشاہ ہوگا اور اُن سب کا ایک ہی چرواہا ہوگا اور وہ میرے احکام پر چلیں گے اور میرے آئین کو مان کر اُن پر عمل کریں گے۔"



(ہ) جو کچھ کہا گیا ہے اِس سلسلہ میں خُدا کا کلام یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے خُداوند کی آمد کے باعث یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا۔" دیکھ وہ دِن آتے ہیں خداوند فرماتا ہے کہ مَیں داؤد کے لئے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا اور اُس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت اور صداقت کے ساتھ ہوگی۔ اس کے ایّام میں یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اُس کا نام یہ رکھا جائے گا خداوند ہماری صداقت" (یرمیاہ ۲۳ : ۵، ۶)۔ اُس وقت جتنے بھی اسرائیلی زمین پر موجود ہوں گے ایک قوم کی حیثیت سے نجات پائیں گے۔ جس طرح کہ پولُس کہتا ہے تمام اسرائیل نجات پائے گا" (رومیوں ۱۱ : ۲۶)۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ "چھڑانے والا صیوّن سے نکلے گا اور بے دینی کو یعقوبؔ سے دفع کرے گا اور اُن کے ساتھ میرا یہ عہد ہوگا جبکہ میں اُن کے گناہوں کو دُور کروں گا" (رومیوں ۱۱ : ۲۶-۲۷)۔" خدا کی نعمتیں اور بلاوا لاتبدیل ہے"۔ اگرچہ اسرائیلی خُدا کے عہد پر ثابت قدم نہ رہے تاہم خدا وفادار ہے۔ ابھی تک وہ ہماری خاطر دشمن ہیں لیکن برگزیدگی کے اعتبار سے باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں اور مقرّرہ وقت پر خداوند کی دوبارہ آمد کے موقع پر خداوند اُن پر رحم کرے گا (دیکھئے رومیوں ۱۱ : ۲۸-۳۲)۔ اسرائیل اپنے تمام بتوں سے اور تمام ناپاکی سے پاک کیا جائے گا اور اُن کو نیا دِل عنایت کیا جائیگا۔ خُدا نئی رُوح اُن میں ڈالے گا۔ اور اُن کو اپنے احکام پر چلائے گا۔ پیشین گوئیوں میں اِس کی پوری تفصیل مِلتی ہے۔ حزقی ایل نبی کی معرفت یہوداہ خود فرماتا ہے کہ "وہ پھر اپنے بتوں سے اور اپنی نفرت انگیز چیزوں سے اور اپنی خطاکاری سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کریں گے بلکہ میں اُن کو اُن کے تمام مسکنوں سے جہاں اُنہوں نے گناہ کیا ہے چھڑاؤں گا اور اُن کو پاک کروں گا اور وہ میرے لوگ ہونگے

اور مَیں اُن کا خُدا ہوں گا" (حزقی ایل ۳۷ : ۲۳)۔ اِس سے پہلے یعنی حزقی ایل ۳۶ : ۲۵-۲۷، ۲۹ - میں خُدا پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ "تب تم پر صاف پانی چھڑکونگا اور تم پاک صاف ہوگے اور مَیں تم کو تمہاری تمام گندگی سے اور تمہارے سب بتوں سے پاک کروں گا اور مَیں تم کو نیا دِل بخشوں گا اور نئی رُوح تمہارے باطن میں ڈالوں گا اور تمہارے جسم میں سے سنگین دل کو نکال ڈالوں گا اور گوشتین دل تم کو عنایت کروں گا اور اپنی رُوح تمہارے باطن میں ڈالوں گا اور تم سے اپنے آئین کی پیروی کراؤں گا۔ اور تم میرے احکام پر عمل کروگے اور اُن کو بجا لاؤ گے . . . اور میں تم کو تمہاری تمام ناپاکی سے چھڑاؤں گا اور اناج منگواؤں گا اور افراط بخشوں گا اور تم پر قحط نہ بھیجوں گا"۔ یہی خیال مختلف الفاظ میں یرمیاہ نبی کی معرفت بھی بیان کیا گیا ہے "یہ وہ عہد ہے جو مَیں اُن دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا۔ خداوند فرماتا ہے مَیں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اور اُن کے دل پر اُسے لکھوں گا اور مَیں ان کا خُدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔ اور وہ پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے بھائی کو یہ کہکر تعلیم نہیں دیں گے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے جانیں گے خداوند فرماتا ہے اِس لئے کہ میں اُن کی بدکرداری کو بخش دُوں گا اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کروں گا" (یرمیاہ ۳۱ : ۳۳-۳۴)۔

(و) خداوند کی دوبارہ آمد اور اُن واقعات کا جن کا تعلق دوبارہ آمد سے ہے اور جن کا ذکر اُوپر کیا جا چکا - یہ نتیجہ ہوگا کہ اسرائیل ترقی کرے گا اور صحرا اور برباد شہر دوبارہ آباد و تعمیر کئے جائیں گے۔ اور وہ خطہ جو اب ویران پڑا ہے باغِ عدن کی مانند بن جائے گا اور یروشلیم "شہرِ صدق" کہلائے گا اور وہاں امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ پُرانے عہد نامہ کے انبیاء نے اسرائیل کے اِس سنہری زمانے کے



متعلق کثرت سے پیشین گوئیاں کی ہیں۔ حزقی ایل ۳۶ : ۳۷-۳۸ میں یُوں مرقوم ہے کہ "خداوند خدا یُوں فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل مجھ سے یہ درخواست بھی کریں گے اور مَیں اُن کے لئے ایسا کروں گا کہ اُن کے لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح فراوان کروں۔ جیسا مُقدّس گلہ تھا اور جس طرح یروشلیم کا گلہ اس کی مقرّرہ عیدوں میں تھا اُسی طرح اجاڑ شہر آدمیوں کے غولوں سے معمور ہوں گے اور وہ جانیں گے کہ مَیں خداوند ہوں"۔ اور یرمیاہ ۳۱ : ۲۷ میں ہم پڑھتے ہیں کہ "دیکھو وہ دن آتے ہیں خُداوند فرماتا ہے جب میں اسرائیل کے گھرمیں اور یہوداہ کے گھر میں انسان کا بیج اور حیوان کا بیج بوؤں گا"۔ پھر حزقی ایل ۳۶ باب کو کھولئے اور ۳۳-۳۶ آیات تک پڑھیئے۔ "خداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ جس دن میں تم کو تمہاری تمام بدکرداری سے پاک کروں گا اُسی دن تم کو تمہارے شہروں میں بساؤں گا اور تمہارے کھنڈر تعمیر ہو جائیں گے اور وہ ویران زمین جو تمام راہ گذروں کی نظروں میں ویران پڑی تھی جوتی جائے گی۔ اور وہ کہیں گے کہ یہ سرزمین جو خراب پڑی تھی باغ عدن کی مانند ہوگئی اور اُجاڑ اور ویران و خراب شہر محکم اور آباد ہو گئے۔ تب وہ قومیں جو تمہارے آس پاس باقی ہیں جانینگی کہ مَیں خداوند نے اجاڑ مکانوں کو تعمیر کیا ہے۔ اور ویرانہ کو باغ بنایا ہے۔ مَیں خُداوند نے فرمایا ہے اور میں ہی کر دِکھاؤں گا"۔

زکریاہ بھی سنہری زمانے کی تصویر پیش کرتا ہے جب کہ عدالت کے بعد برکت کا دور شروع ہوگا۔ آٹھویں باب کی تیسری آیت سے لے کر پانچویں آیت تک یوں مرقوم ہے "خداوند یُوں فرماتا ہے کہ مَیں صیہوّن میں واپس آیا ہوں اور یروشلیم میں سکونت کروں گا اور یروشلیم کا نام شہر صدق ہوگا اور ربّ الافواج کا پہاڑ کوہ مُقدّس کہلائے گا۔ ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ یروشلیم کے کوچوں میں عمر

رسیدہ مرد و زن بڑھاپے کے سبب سے ہاتھ میں عصا لئے ہُوئے پھر بیٹھے ہونگے اور شہر کے کوچے کھیلنے والے لڑکے لڑکیوں سے معمور ہوں گے۔"

جیسا کہ بعض اوقات خیال کیا جاتا ہے یہ بہشت کی تصویر نہیں ہے بلکہ حقیقی معنوں میں آنے والے خوش ایاّم میں یرؔوشلیم کی تصویر ہے جو کہ اِس رُوئے زمین پر ہمارے خداوند کی دوبارہ آمد کے نتیجہ کے طور پر ہوگا۔ اُس دن تمام اقوام میں بنی اسرائیل سربلند ہوں گے۔ اِسی باب کی ۲۳ ویں آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ اُن ایاّم میں مختلف اہل لُغت میں سے دس آدمی ہاتھ بڑھا کر ایک یہودی کا دامن پکڑیں گے اور کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔" (زکریاہ ۸ : ۲۳)۔ اِسی خیال کو یسعیاہ ۴۹ : ۲۲-۲۳ میں اور زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں قوموں پر ہاتھ اُٹھاؤں گا اور اُمتوں پر اپنا جھنڈا کھڑا کروں گا اور وہ تیرے بیٹوں کو اپنی گود میں لئے آئینگے۔ اور تیری بیٹیوں کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر پہنچائیں گے۔ اور بادشاہ تیرے مُربّی ہوں گے اور اُن کی بیویاں تیری دایہ ہوں گی۔ وہ تیرے سامنے منہ کے بل زمین پر گریں گے اور تیرے پاؤں کی خاک چاٹیں گے اور تو جانے گی کہ میں ہی خداوند ہوں جس کے منتظر شرمندہ نہ ہوں گے۔"

اِس باب کو پڑھنے کے بعد یہ واضح طور پر عیاّں ہو جاتا ہے کہ اِس کا تعلق مستقبل میں اسرائیل کی عظمت کے ساتھ ہی ہے۔

(ز) بحال ہو جانے اور تمام قوموں سے سربلند ہونے کے بعد اسرائیل تمام قوموں میں یہوؔواہ کی عظمت کی منادی کریں گے۔ یسعؔیاہ نبی اپنی پیشین گوئی کے آخری باب میں یہوؔواہ کو یہ کہتے ہُوئے بیان کرتا ہے۔" تب میں اُن کے درمیان



ایک نشان نصب کروں گا اور مَیں اُن کو جو اُن میں سے بچ نکلیں قوموں کی طرف بھیجوں گا یعنی ترؔسیس اور پُوؔل اور لوؔد کو جو تیر انداز ہیں اور توبؔل اور یاوآؔن کو اور دُور کے جزیروں کو جنھوں نے میری شہرت نہیں سُنی اور میرا جلال نہیں دیکھا اور وہ قوموں کے درمیان میرا جلال بیان کریں گے" (یسعیاہ ۶۶ : ۱۹)۔

اگرچہ ابھی تک یہودیوں کی اکثریت مسیح کی مُنکر ہے تاہم وہ دُنیا کے بہت بڑے مبشر ہونے کے لئے مقرّر ہُوئے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک یہودی (یعنی پولس رسُول) جو کہ مسیح کا سخت مخالف تھا اپنے تبدیل ہو جانے کے بعد غیر قوموں کا رسول کہلایا۔ اِس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب ساری قوم تبدیل ہو جائیگی تو اُن آنے والے دنوں میں وہ کیونکہ مبشر بن کر تمام اقوام میں جائیں گے۔

## ۴۔ غیر اقوام اور غیر نجات یافتگان سے متعلق اسکی آمد کے نتائج

(ا) غیر اقوام کے متعلق مسیح کی آمد کا پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ چھاتی پیٹیں گی۔ مکاشفہ ۱ : ۷ میں مرقوم ہے کہ "دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی اور جنھوں نے اُسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین پر کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ ہمارے خداوند نے بھی خود اس حقیقت کا اظہار کیا۔ اُس نے اپنی آمد کے متعلق اپنے شاگردوں کو بتاتے وقت کہا "اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹینگی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی" (متی ۲۴ : ۳۰)۔ اُس کے لوگوں کا خوش ترین دِن اُن کے لئے جو اُس پر ایمان نہیں لائے بدترین دِن ہوگا۔ اُس کے لوگوں کی تمام اُمیدیں اور اُن کی انتظاری پایۂ تکمیل تک پہنچے گی۔ لیکن جنھوں نے اُسے ردّ کیا

اُن کے تمام منصوبے اور تمام اُمیدیں خاک میں مِل جائیں گی۔

(ب) تمام اقوام عدالت کے لئے اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ متی ۲۵ : ۳۱ - ۳۲ میں خداوند خود کہتا ہے "جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے۔ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔

تب اُن قوموں کا جو روئے زمین پر زندہ ہوں گی انصاف کیا جائے گا۔ جو بھیڑیں اُس کی دائیں طرف ہوں گی وہ ہمیشہ کی زندگی پائیں گی اور جو بکریاں بائیں طرف ہوں گی وہ ہمیشہ کی سزا کی وارث ہوں گی۔ اور وہ بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اس وقت بادشاہ اپنی دہنی طرف والوں سے کہیگا آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔ کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا میں پردیسی تھا تم نے مجھے اپنے گھر میں اتارا۔ ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا تم میرے پاس آئے۔ تب راستباز جواب میں اُس سے کہیں گے اَے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ بادشاہ جواب میں اُن سے کہیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ چونکہ تم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ سلوک کیا اِس لئے میرے ہی ساتھ کیا۔ پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہیگا اے ملعونو میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں



چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا۔ تم نے پانی نہ پلایا۔ پردیسی تھا تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا۔ ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا بیمار اور قید میں تھا۔ تم نے میری خبر نہ لی۔ تب وہ بھی جواب میں کہیں گے اَے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ کی؟ اُس وقت وہ اُن سے جواب میں کہے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے اِن سب سے چھوٹوں میں سے کِسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا اِس لئے میرے ساتھ نہ کیا۔ اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی" (متی ۲۵ : ۳۳ - ۴۶)۔

(ج) خداوند کی دوبارہ آمد کے وقت غیر اقوام (غیر یہودی) جو اُس کے نام کی کہلاتی ہیں خداوند کی تلاش کریں گی۔ اِن باتوں کے بعد میں پھر آ کر داؤد کے گرے ہُوئے خیمہ کو اُٹھاؤں گا اور اُس کے پھٹے ٹوٹے کی مرمت کر کے اُسے کھڑا کروں گا تاکہ باقی آدمی یعنی سب قومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں خداوند کی تلاش کریں" (اعمال ۱۵ : ۱۶ - ۱۷)۔ "بہت سی اُمتیں اور زبردست قومیں ربّ الافواج کی طالب ہوں گی اور خداوند سے درخواست کرنے کے لئے یروشلیم میں آئیں گی" (زکریاہ ۸ : ۲۲)۔ اُس وقت لوگ خداوند کی طرف پھریں گے۔ "آخری دنوں میں یوں ہو گا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا اور ٹیلوں سے بلند ہو گا اور سب قومیں وہاں پہنچیں گی بلکہ بہت سی اُمتیں آئیں گی اور کہیں گی آؤ خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں یعنی یعقوب کے خدا کے گھر میں داخل ہوں اور وہ اپنی راہ ہم کو بتائے گا اور ہم اُس کے راستوں پر چلیں گے کیونکہ شریعت صیون سے اور خداوند کا کلام یروشلیم سے صادر ہو گا" (یسعیاہ ۲ : ۲ - ۳)۔

یہاں پر قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیونکر ہو گا جب کہ اُس کی آمد

کے وقت قومیں اُس کے سامنے اکٹھی کی جائیں گی اور اُن کو جُدا جُدا کر کے اُن کی ابدی منزل تک پہنچایا جائیگا؟ اِس کا جواب نہایت آسان ہے۔ یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ اس کی آمد کے وقت فوری طور پر قوموں کو اکٹھا کیا جائے گا اور اُنکی ابدی جگہ مقرر کر کے انہیں وہاں پہنچا دیا جائے گا۔ ہمیں یہاں پر کئی دیگر مقامات پر بھی اس لئے مشکل پیش آتی ہے کہ ہم خود ہی اِن باتوں کو فرض کر لیتے ہیں جن کا بائبل نہ تو ذکر کرتی ہے اور نہ ہی دعویٰ۔ مثال کے طور پر ہم یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ سب باتیں ایک دن یا چند دنوں یا شاید ایک سال میں پوری ہوں گی۔ یہ واقعات اُس کی دوبارہ آمد کے ساتھ وابستہ اور اس کا نتیجہ ہیں۔ لیکن یہ سب باتیں تکمیل تک پہنچنے کے لئے وقت لیں گی۔ پیشین گوئیوں کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمارے سامنے خداوند کی دوبارہ آمد کے تمام واقعات کی سلسلہ وار تاریخ اور مقررہ اوقات کو بیان کریں۔ پیشین گوئی کا کبھی بھی یہ طریقہ نہیں کہ جس موضوع پر پیشین گوئی کی جائے اُس کے تمام واقعات کا مفصل بیان کیا جائے۔ صرف بڑے بڑے اہم حقائق کو جو ہمارے دلوں کو مضبوط رکھ سکیں اور ہمارے کام میں سرگرمی کا باعث ہو سکیں بطور خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ پیشین گوئی کا ہر ایک لفظ سچ اور برحق ہوتا ہے اور نفظ بلفظ پُورا ہوگا لیکن پھر بھی پیشین گوئی تاریخ نہیں ہے

(د) خداوند کی دوبارہ آمد کے نتیجے کے طور پر اور اُس کی جلالی حکومت کے قائم ہونے پر اس کے تمام مخالف کچل دیئے جائیں گے۔ زبُور نویس رُوح القدس کی وساطت سے کہتا ہے "تو ان کو لوہے کے عصا سے توڑے گا۔ کمہار کے برتن کی طرح تو اُن کو چکنا چُور کر ڈالے گا" (زبُور ۲ : ۹)۔ ہمارا خُداوند سب آدمیوں کا انصاف کرے اور سب بے دینوں کو اُن کی بے دینی کے اُن سب کاموں کے



سبب سے جو انہوں نے بیدینی سے کئے ہیں اور اُن سب سخت باتوں کے سبب سے جو بیدین گنہگاروں نے اُس کی مخالفت میں کہی ہیں قصوروار ٹھہرائیگے (یہوداہ ۱۵)۔ وہ زمین کے باشندوں کو اُن کی بدکرداری کی سزا دے گا" (یسعیاہ ۲۶ : ۲۱)۔ "اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا۔ وہ خُداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے" (۲۔ تھسلنیکیوں ۱ : ۸-۹)۔

یہاں پر "ہلاکت" کا کیا مطلب ہے؟ مکاشفہ ۱۷ : ۱۱ کا مقابلہ مکاشفہ ۲۰ : ۱۰ اور ۱۹ : ۲۰ کے ساتھ کرنے سے ہمیں اس کا مطلب معلوم ہو جاتا ہے۔ مکاشفہ ۱۷ : ۱۱ سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ وہ حیوان ہلاکت میں پڑے گا اور اگر ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ حیوان کہاں جائے گا تو ہم "ہلاکت" کو اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔ مکاشفہ ۱۹ : ۲۰ میں اِس بارے میں کہ "حیوان کہاں جائے گا" نہایت ہی واضح بیان ملتا ہے۔ "وہ حیوان اور اس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اُس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے جن سے اُس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اُس کے بُت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگ کی اُس جھیل میں زندہ ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے"۔ لیکن اُس آگ کی جھیل میں اُس حیوان کا کیا حشر ہوتا ہے؟ کیا وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے؟ کیا وہاں پر اُس کا وجود ختم ہو جاتا ہے؟ اِس سوال کا جواب اگلے باب کی دس آیت میں ملتا ہے۔ "اور اُن کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اُس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا" (مکاشفہ ۲۰ : ۱۰)۔ یہاں ہم یہ بات یاد رکھیں کہ یہ ہزار سالہ بادشاہت کے بعد ہوگا۔ اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ حیوان اور جھوٹا نبی ہزار سالہ بادشاہت ختم ہونے

تک موجود ہوں گے۔ جب سے وہ اُس آگ میں ڈالے گئے اُس وقت سے لے کر ہزار سالہ بادشاہت کے ختم ہونے تک اُن کا وجود ختم نہیں ہوگا۔ آیت کے باقی حصہ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ "رات دِن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔" یہاں جن الفاظ کا ترجمہ "عذاب میں رہیں گے" کیا گیا ہے اُن کا مطلب شعوری حالت میں عذاب سہنا ہی ہے۔ پس ہلاکت سے خدا کی مراد شعوری عذاب کی حالت ہے۔

(۷) لیکن مسیح خداوند کی آمد کے نتیجہ میں قوموں کے لئے ایک خوشنما پہلو بھی ہوگا۔ نہایت ہی صاف طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ قوموں اور بادشاہوں اور شہزادوں میں سے جو بھی بچ رہیں گے وہ مسیح یسوعؔ کی پرستش کریں گے اور اُس کی خدمت کریں گے۔ چنانچہ زکریاہ ۱۴ : ۱۶ میں یوں مرقوم ہے۔ "اور یروشلیم سے لڑنے والی قوموں میں سے جو بچ رہیں گے سال بسال بادشاہ ربّ الافواج کو سجدہ کرنے اور عید خیام منانے کو آئیں گے۔" یسعیاہ ۴۹ : ۷ میں ہم پڑھتے ہیں کہ "خداوند اسرائیل کا فدیہ دینے والا اور اُس کا قدوس اس کو جسے انسان حقیر جانتا ہے اور جس سے قوم کو نفرت ہے اور جو حاکموں کا چاکر ہے یُوں فرماتا ہے کہ بادشاہ دیکھیں گے اور اُٹھ کھڑے ہوں گے اور امرا سجدہ کریں گے۔ خداوند کے لئے جو صادق القول اور اسرائیل کا قدوس ہے جس نے تجھے برگزیدہ کیا ہے۔" اِس بات کا ثبوت کہ یہ آیت غیر قوموں کے بادشاہوں اور شاہزادوں کے متعلق ہے اس سے پہلے کی آیت سے ملتا ہے۔ "مَیں تجھ کو قوموں کے لئے نور بناؤنگا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے کناروں تک پہنچے۔" اور اِسی طرح مکاشفہ ۱۵ : ۴ میں مرقوم ہے۔ "اَے خُداوند! کون تجھ سے نہ ڈرے گا؟ اور کون تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا؟ کیونکہ صرف تو ہی قدوس ہے اور سب قومیں آکر تیرے سامنے سجدہ کریں گی کیونکہ تیرے انصاف کے کام ظاہر ہو گئے ہیں۔" دُوسرے



زبُور کی آٹھویں آیت میں ہمارے خُداوند کے متعلق جو عجیب پیشین گوئی پائی جاتی ہے، وہ یوں ہے۔ "مجھ سے مانگ اور مَیں قوموں کو تیری میراث کے لئے اور زمین کے انتہائی حصّے تیری ملکیت کے لئے تجھے بخشوں گا۔" زبور ۷۲ : ۸ - ۱۱ میں خداوند مسیح کی بادشاہت کے متعلق تعجب انگیز الہامی تصویر کھینچی گئی ہے۔ "اُس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فراتؔ سے زمین کی انتہا تک ہوگی۔ بیابان کے رہنے والے اُس کے آگے جھکیں گے اور اُس کے دشمن خاک چاٹیں گے۔ ترسیسؔ کے اور جزیروں کے بادشاہ نذریں گذرانیں گے۔ سباؔ اور سیباؔ کے بادشاہ ہدئے لائیں گے۔ بلکہ سب بادشاہ اس کے سامنے سرنگوں ہوں گے۔ کُل قومیں اُس کی مطیع ہوں گی۔" "اور مَیں افرائیم سے رتھ اور یروشلیم سے گھوڑے کاٹ ڈالوں گا اور جنگی کمان توڑ ڈالی جائے گی اور وہ قوموں کو صلح کا مژدہ دے گا اور اُس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فراتؔ سے انتہائے زمین تک ہوگی" (زکریاہ ۹ : ۱۰)۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "دُنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہوگئی اور وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا" (مکاشفہ ۱۱ : ۱۵)

## ۵- اِنسانی معاشرہ سے متعلق خُداوند کی دوبارہ آمد کے نتائج

(۱) مسیح کی دوبارہ آمد کے نتیجہ میں جنگ وجدل موقوف ہو جائے گی۔ افراط اور صلح کا زمانہ ہوگا اور راستباز خوب پھلے پھولیں گے۔ نبیوں کے صحیفوں میں باربار اِس کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر یسعیاہ ۲ : ۲، ۴ "آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا۔ اور ٹیلوں سے بلند ہوگا اور سب قومیں وہاں پہنچیں گی . . . اور وہ قوموں کے درمیان عدالت کرے گا اور بہت سی اُمتوں کو ڈانٹے گا اور

زبور نویس کی الہامی رویا پوری ہوگی "اُس کے ایام میں صادق برومند ہوں گے اور جب تک چاند قائم ہے خوب امن رہے گا ۔ ۔ ۔ زمین میں پہاڑوں کی چوٹی پر اناج کی افراط ہوگی ۔ ان کا پھل لبنان کے درختوں کی طرح جھومے گا اور شہر والے زمین کی گھاس کی مانند ہرے بھرے ہوں گے" (زبور ۷۲ : ۷ ، ۱۶) ۔ یہ سب کچھ خداوند کی دوبارہ آمد کے موقع پر پُورا ہوگا ۔

(ب) تمام دنیا خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی ۔ یسعیاہ نبی کی معرفت خدا نے اِس کا بھی واضح اعلان کیا ہے ۔ "یسّی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی اور اُس کی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہوگی اور خداوند کی رُوح اُس پر ٹھہرے گی ۔ حکمت اور خرد کی رُوح ۔ مصلحت اور قدرت کی رُوح ۔ معرفت اور خداوند کے خوف کی رُوح ۔ اور اس کی شادمانی خداوند کے خوف میں ہوگی اور وہ نہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف کرے گا اور نہ اپنے کانوں کے سننے کے موافق فیصلہ کرے گا ۔ بلکہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا اور عدل سے زمین کے خاکساروں کا فیصلہ کرے گا اور وہ اپنی زبان کے عصا سے زمین کو مارے گا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالیگا ۔ اسکی کمر کا پٹکا راستبازی ہوگی اور اُس کے پہلو پر وفاداری کا پٹکا ہوگا ۔ ۔ ۔ وُہ میرے تمام کوہ مُقدس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی" (یسعیاہ ۱۱ : ۱ - ۵ ، ۹) ۔

بہشت جس کے شاعر ، فلاسفر ، افسانہ نویس اور سیاست دان خواب دیکھتے ہیں ایک حقیقت بن جائے گا ۔ یہ ترقی یافتہ عمرانی سکیموں کی بدولت نہیں ہوگا ۔ یکے بعد دیگرے ایک سے ایک بڑھ کر عمرانی نظریات پیش کئے جاتے



وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے اور قوم پر قوم تلوار نہ چلائے گی ۔ اور وہ پھر کبھی جنگ کرنا نہ سیکھیں گے" ۔ میکاہ نبی کی پیشین گوئی میں بھی ہم آنے والے خوش ایام کی ایسی ہی تصویر دیکھتے ہیں "اور وہ بہت سی اُمتوں کے درمیان عدالت کرے گا اور دور کی زور آور قوموں کو ڈانٹے گا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے اور قوم پر قوم تلوار نہ چلائے گی اور وہ پھر کبھی جنگ کرنا نہ سیکھیں گے تب ہر ایک آدمی اپنی تاک اور اپنے انجیر کے درخت کے نیچے بیٹھے گا اور اُن کو کوئی نہ ڈرائے گا کیونکہ ربّ الافواج نے اپنے منہ سے یہ فرمایا ہے" (میکاہ ۴ : ۳ - ۴) ۔ اور صرف اُسی وقت ہی وہ چیز عالم وجود میں آئے گی جس کے لئے موجودہ سیاست دان کوشش کر رہے ہیں ۔ آج کل امن کی بہت سی کانفرنسیں ہوتی ہیں اور اِس مقصد میں کچھ کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے ۔ لیکن جو کچھ ہمارے بڑے بڑے سیاستدانوں کے دل و دماغ میں ہے وہ پایۂ تکمیل تک پہنچنے کی بجائے رائیگاں جائے گا ۔ جب ہم امن کی باتیں کرتے ہیں تو ساتھ ہی اپنی فوجی قوت بھی بڑھاتے رہتے ہیں ۔ اپنی قوم کی محافظت اور ملک کی توسیع کے نام میں ، ہم دوسروں کو ہلاک کرنے کی طرح طرح کی سکیموں پر پانی کی طرح روپیہ بہاتے ہیں ۔ ہماری تمام امن کی تجویزوں کا انجام ایسی ہولناک جنگ ہوگی جو کہ دنیا نے آج تک نہیں دیکھی ۔ تاہم وہ دن آ رہا ہے جب جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمام دنیا میں امن و امان قائم ہوگا ۔ ایک دوسری قوم کے ساتھ ، اور ایک جماعت دوسری جماعت کے ساتھ کسی طرح کی عداوت نہ رکھے گی ۔ ہڑتالیں ختم ہو جائیں گی کیونکہ ہڑتالوں کی ضرورت ہی نہ رہے گی ۔ قوموں کے درمیان جنگیں اور صنعتی جنگیں وغیرہ ختم ہو جائیں گی ۔ افراط اور امن کا دور دورہ ہوگا ۔ اُس وقت

ہیں۔ لیکن یہ سب ہمارے خداوند کے آنے تک ناکام ہو جائیں گے۔ اِن سکیموں کا مقصد تو نیک ہوتا ہے لیکن یہ عملی طور پر ناممکن العمل ہوتی ہیں۔ انسان جو بھی جدوجہد کرتا رہا ہے وہ سب مسیح کی دوبارہ آمد کے دِن اور اُس کی عہد حکومت کے دوران ہی پُوری ہوں گی۔ ہمیں بھی لازم ہے کہ یوحنا کی طرح یہ دُعا مانگیں "آمین! اے خُداوند یسوعؔ آ۔"

## ۶۔ مخالفِ مسیح اور شیطان سے متعلق مسیح کی آمدِ ثانی کے نتائج

(۱) خُداوند مسیح کی دوبارہ آمد کے نتیجہ میں مخالفِ مسیح کو راستہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ اِس ضمن میں پوُلس رسُول ۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۳، ۴، ۷، ۸ میں یوں بیان کرتا ہے "کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ ۔ کیونکہ بے دینی کا بھید تو اب بھی تاثیر کرتا جاتا ہے مگر اب ایک روکنے والا ہے اور جب تک وہ دُور نہ کیا جائے روکے رہے گا۔ اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا جسے خداوند یسوعؔ اپنے مُنہ کی پھُونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا" (مکاشفہ ۱۹ : ۲۰ بھی ملاحظہ کیجئے)۔

خُدا کے کلام میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ شیطان کا ذاتی نمائندہ ایک طاقت ور بادشاہ اس زمین پر آئے گا جو کہ تمام دنیا میں ایک بہت بڑی طاقت اور سلطنت حاصل کرے گا۔ اُس کی حکومت کے دن نہایت ہی خوفناک ہوں گے لیکن اُس کی حکومت تھوڑے ہی عرصہ کی ہوگی اور وہ بُری طرح



شکست کھائے گا۔

(ب) شیطان ہزار برس کے لئے زنجیروں میں جکڑا جائے گا اور اتھاہ گڑھے میں ڈالا جائے گا۔ اور پھر تھوڑی دیر آزاد رہنے کے بعد وہ آگ کی جھیل میں پھینکا جائے گا، جہاں وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہے گا۔ اِس کے متعلق بھی خُدا کے کلام میں پیشین گوئی ہے۔ مکاشفہ ۲۰ : ۱ - ۳۔ "پھر مَیں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اُس نے اس اژدہا یعنی پُرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا۔ اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اور اُس پر مہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پُورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اُس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے۔" اور اِس کے بعد مختصر طور پر ہزار برس کا ذکر ہے آیت ۷ سے ۱۰ تک ملاحظہ کریں۔ "اور جب ہزار برس پُورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اُن قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہوں گی یعنی جُوج و ماجُوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ اُن کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو گا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مُقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اُنہیں کھا جائے گی اور اُن کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہو گا اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔"

## ۷۔ کائنات سے متعلق مسیح کی آمد کے نتائج

(۱) خداوند کی آمد کے نتائج کا تعلق صرف انسانوں کے ساتھ ہی نہیں

بلکہ کائنات کے ساتھ بھی ہے۔ خُداوند کی دوبارہ آمد کے نتیجہ میں مخلوقات فنا کے
قبضہ سے آزاد ہو کر خدا کے فرزندوں کی طرح جلالی بن جائے گی۔ کانٹے اور
جھاڑیاں ختم ہو جائیں گے یہاں تک کہ ویران جگہیں اور ریگستان بھی گلاب
کی مانند شگفتہ ہوں گے۔ پرُانے اور نئے عہدنامہ میں اِس کے متعلق پیشین گوئی
کی جا چکی ہے۔ پولسؔ رسُول رومیوں ۸ : ۱۹-۲۱ میں لکھتا ہے۔"مخلوقات کمال
آرزو سے خدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ اِس لئے کہ مخلوقات
بطالت کے اختیار میں کر دی گئی تھی۔ نہ اپنی خوشی سے بلکہ اس کے باعث سے
جس نے اُس کو اِس اُمید پر بطالت کے اختیار میں کر دیا کہ مخلوقات بھی فنا کے
قبضہ سے چھوٹ کر خُدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائیگی"۔
اس وقت دنیا میں ہم ہر جگہ دُکھ، مُصیبت، بیماری اور موت دیکھتے ہیں۔ لیکن وہ
خوشی کے دن آ رہے ہیں جب کہ نہ صرف انسانوں میں بلکہ نچلے درجے کی مخلوق
میں بھی دُکھ درد، بیماری اور موت ختم ہو جائے گی۔ انسان جو کہ تمام خاکی کائنات
میں افضل ہے اُس کے گناہ میں گر جانے سے ساری کائنات بھی گر گئی اور انسان
کی نجات کے ساتھ ساتھ تمام کائنات بھی نجات حاصِل کرے گی۔ اور یہ مسیح کی
دوبارہ آمد کے وقت پُورا ہو گا۔ یسعیاہ نبی کہتا ہے "کانٹوں کی جگہ صنوبر نکلے گا اور
جھاڑی کے بدلے آس کا درخت ہو گا اور یہ خداوند کے لئے نام اور ابدی نشان
ہو گا جو کبھی منقطع نہ ہو گا" (یسعیاہ ۵۵ : ۱۳)۔
یہ محض شاعری یا تخّیل ہی نہیں بلکہ اُن حقائق کا مکاشفہ ہے جو روئے زمین پر
رونما ہوں گے۔ پھر یسعیاہ ۶۵ : ۲۵ میں درج ہے کہ "بھیڑیا اور برہ اکھٹے
چریں گے اور شیر ببر بیل کی مانند بھُوسا کھائے گا اور سانپ کی خوراک خاک
ہو گی۔ وہ تمام کوہِ مُقدّس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے"۔ گوشت خور



جانور بھی بدل جائے گا اور بھیڑیا برہ کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور وہ دونوں
گھاس کھائیں گے۔ یسعیاہ پھر کہتا ہے کہ بیابان شاداب میدان بن جائے گا اور
شاداب میدان جنگل گنا جائے گا (یسعیاہ ۳۲ : ۱۵)۔ نیز نبی یہ بھی پیشین گوئی کرتا
ہے۔"بیابان اور ویرانہ شادمان ہوں گے اور دشت خوشی کرے گا اور نرگس کی
مانند شگفتہ ہو گا۔ اُس میں کثرت سے کلیاں نکلیں گی۔ وہ شادمانی سے گا کر خوشی
کرے گا۔ لبناؔن کی شوکت اور کرمِلؔ اور شارُونؔ کی زینت اُسے دی جائے گی
وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھیں گے" (یسعیاہ ۳۵ : ۱-۲)۔
(ب) اُوپر پیش کی ہوئی تصویر سے بھی کہیں بڑھ کر خوبصورت دِن آئیں گے۔
ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین وجود میں آئے گی۔ چنانچہ ۲-پطرس ۳ : ۱۲-۱۳
میں مرقوم ہے کہ "خدا کے اُس دِن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہیئے
جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت
سے گل جائیں گے۔ لیکن اُس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا
انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہے گی"۔ ہم اس تصویر کو مکاشفہ ۲۱ : ۱-
۵ میں پایۂ تکمیل تک پہنچتا دیکھتے ہیں "پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین
کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر مَیں
نے شہر مُقدّس نئے یرُوشلیم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس اُترتے دیکھا اور
وہ اُس دلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو۔
پھر مَیں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خُدا کا خیمہ
آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اُس کے
لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہیگا اور وہ ان کا خُدا ہو گا۔ اور
وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پُونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی

اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہُوا تھا اُس نے کہا دیکھ مَیں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔ پھر اُس نے کہا لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔"

حاصِل کلام یہ ہے کہ خُداوند مسیح کی آمد کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان نیا اور جلالی بن جائے گا، اُس کا بدن بھی جلالی ہوگا، وہ نئی اور جلالی سوسائٹی اور نئی اور جلالی کائنات میں رہے گا۔ آمین! خُداوند یسوعؔ آ۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞
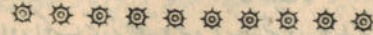


"اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔"

اعمال ۱ : ۷

"اَے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خُداوند کے نزدیک ایک دِن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دِن کے برابر۔"

۲۔پطرس ۳ : ۸

"پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئے گا شام کو یا آدھی رات کو یا مُرغ کے بانگ دیتے وقت یا صُبح کو۔ اَیسا نہ ہو کہ اچانک آ کر وہ تم کو سوتے پائے۔ اور جو مَیں تم سے کہتا ہوں وُہی سب سے کہتا ہوں کہ جاگتے رہو۔"

مرقس ۱۳ : ۳۵-۳۷

## پانچواں باب

# مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت

(ا) ہمیں خُداوند کے کلام میں بارہا بتایا گیا ہے کہ خُداوند کی دوبارہ آمد کے صیحح وقت کے متعلق کچھ پتہ نہیں اور نہ ہی اِنسان اس کو جان سکتا ہے۔ متی ۲۴ : ۳۶ میں خُداوند نے خود فرمایا کہ "اُس دِن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔" اِس حقیقت کی بنیاد پر کہ ہم اپنے خداوند کی دوبارہ آمد کے وقت کو نہیں جانتے، وہ کہتا ہے "پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کِس دن آئے گا" (متی ۲۴ : ۴۲)۔

مرقس ۱۳ : ۳۲ میں خداوند کہتا ہے کہ "اُس دن یا اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔" بہت سے لوگوں نے کوشش کی کہ وہ دانی ایل کی کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں اُن سے حساب لگا کر ہمارے خداوند کی آمد کا صیحح دن معلوم کریں لیکن ایسے تمام حساب بالکُل غلط ثابت ہوئے۔ دانی ایل کی کتاب کا یہ مقصد نہیں کہ وہ مسیح کی آمد کی صیحح تاریخ معلوم کرنے کے لئے کوئی اشارہ یا نکتہ پیش کرے۔ لہٰذا حساب لگا کر تاریخ معلوم کرنا قطعی ناممکن ہے۔ یہ خدا کے ارادے اور طریقہ کا ایک حصّہ ہے کہ وہ انسان کو اِس کے متعلق کچھ نہ بتائے۔ جو چیزیں ظاہر کی جا چکی ہیں وہ ہماری ہیں، لیکن "غیب کا



کا مالک تو خداوند ہمارا خُدا ہی ہے" (استثنا ۲۹ : ۲۹)۔ خُداوند دانی ایل کی پیشین گوئیوں سے واقف تھا اور جب اُس نے متی ۲۴ : ۳۶ اور مرقس ۱۳ : ۳۲ کے الفاظ کہے تو بلاشبہ وہ اُن پیشین گوئیوں کے مطلب کو سمجھتا تھا۔ لیکن وہ صاف طور پر کہتا ہے کہ اُس کی دوبارہ آمد کی گھڑی اور دِن کے متعلق اُسے خود بھی کچھ پتہ نہیں۔ بطور انسان اُس نے اس علم کو ایک طرف رکھا تاکہ ہم اُس کے نمونہ کی پیروی کریں۔ اپنے جی اُٹھنے کے بعد اُس نے ظاہر کیا کہ خُدا کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ ہم اُس وقت کو جانیں جب وہ دوبارہ آئے گا۔ جب اُس کے شاگردوں نے پُوچھا کہ "اے خُداوند! کیا تُو اسی وقت اسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟ اُس نے اُن سے کہا اُن وقتوں اور معیادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں" (اعمال ۱ : ۶-۷)۔ آیئے ہم اُن وقتوں کو دریافت کرنا چھوڑ دیں جنہیں خدا نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے۔ اگر کوئی استاد دوبارہ آمد کا دِن تعین کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے فوراً بے اعتبار سمجھنا چاہیئے اور اُس کے بے کار حساب پر مغز ماری کرنا محض وقت کو ضائع کرنا ہوگا۔

(ب) جہاں ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ خداوند کی دوبارہ آمد کا صیحح وقت کون سا ہوگا۔ وہاں، ہمیں یہ ضرور بتایا گیا ہے کہ خداوند کی دوبارہ آمد اُس وقت ہوگی جب کہ اُس کے شاگرد تک بھی اُس کے منتظر نہ ہوں گے۔ ہمارا خداوند کہتا ہے "اِس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابنِ آدم آجائے گا۔ (متی ۲۴ : ۴۴)۔ اُس وقت لوگ بالکل تیار ہو کر مسیح کے منتظر نہیں ہوں گے بلکہ وہ اُس کی آمد کے بالکل متوقع نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ دیانتدار اور باخبر نوکر بھی بے خبر ہوں گے حالانکہ وہ اپنے مالک کی مرضی کو پُورا کر رہے ہوں گے۔ مسیح نے کہا "پس وہ دیانتدار نوکر کونسا ہے جسے مالک نے اپنے نوکر چاکروں پر

مقرر کیا تاکہ وقت پر اُن کو کھانا دے۔ مبارک ہے وہ نوکر جسے اس کا مالک آکر ایسا ہی کرتے پائے" (متی ۲۴: ۴۵-۴۶)۔

(ج) ہمارے خداوند کی دوبارہ آمد ایسے وقت ہوگی جب کہ دُنیا حسبِ معمول اپنے کاروبار میں مصروف ہوگی"۔ اور جیسا نوحؔ کے دنوں میں ہُوا تھا اُسی طرح ابنِ آدمؔ کے دنوں میں بھی ہوگا کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور ان میں بیاہ شادی ہوتی تھی۔ اُس دِن تک جب نوحؔ کشتی میں داخل ہُوا اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا۔ اور جیسا لُوطؔ کے دنوں میں ہُوا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے۔ لیکن جس دن لُوطؔ سدومؔ سے نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کیا" (لوقا ۱۷: ۲۶-۳۰)۔ ہر ایک کام اپنے دستور کے مطابق چل رہا ہوگا اور جس طرح پہلے ذکر کیا جا چکا ہے مرد اور عورتیں سفید چوغے پہن کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر خداوند کا انتظار نہیں کر رہے ہوں گے۔ بلکہ لوگ اپنے اپنے روزمرّہ کے کاموں یعنی کھانے پینے بیاہ شادی، خرید و فروخت بیج بونے اور عمارتیں تیار کرنے میں مشغول ہوں گے غرض ہمارے خداوند کی آمد کے آخری لمحے تک سب کاروبار حسبِ معمول چل رہے ہوں گے۔ شاید بعض اِن الفاظ پر زور دیں اور یہ تعلیم دیں کہ جس طرح نوحؔ کے دنوں میں بدی حد سے زیادہ تھی ایسے ہی خداوند کی آمد سے پیشتر بدی بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ لیکن ایسا کرنا خداوند کے مقصد سے زیادہ بیان کرنا ہے۔ جو کچھ ہمارے خداوند نے کہا اِس کا صاف مطلب یہی تھا کہ جب لوگوں کو ذرا بھی خداوند کی آمد کا گمان نہ ہوگا اور وہ حسبِ معمول اپنے روزمرّہ کے کاموں میں مصروف ہوں گے۔ خداوند آجائے گا۔



(د) خداوند کا دِن اُس وقت تک نہیں آئے گا جب تک ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ پولُسؔ رسول نے تھسلنیکے کی کلیسیا کو جو اِس خیال کی وجہ سے پریشان تھی کہ خداوند کا دن آچکا ہے یوں لکھا "کسی رُوح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دِن آ پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ۔ کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دِن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خُدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے" (۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۲-۴)۔ بے شک "خداوند کا دن" وہ دن ہے جب خداوند دوبارہ زمین پر آئے گا۔ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اِس واقعہ سے پہلے مسیح کلیسیا کو جو اُس کی دُلہن ہے ہوا میں اٹھا چکا ہوگا۔ کلامِ مُقدّس ہمیں اِس بات کے متعلق کچھ نہیں بتاتا کہ برگزیدوں کے ہَوا میں اٹھائے جانے اور برگزیدوں کے ساتھ زمین پر مسیح کی دوبارہ آمد کے درمیان کتنا وقفہ ہوگا۔ لیکن ایسے اشارات ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ اس سے پیشتر کہ مسیحؔ اپنی کلیسیا کے ساتھ آکر دنیا کی عدالت کرے اُسے اپنی کلیسیا کے ساتھ کافی وقت صرف کرنا ہوگا۔ اِس باب کی چھٹی اور ساتویں آیت میں ہمیں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ ابھی ایک روکنے والی طاقت ہے جو کہ ہلاکت کے فرزند کو ظاہر ہونے سے روک رہی ہے۔ پولُسؔ رسُول کہتا ہے کہ "اب جو چیز اُسے روک رہی ہے تاکہ وہ اپنے خاص وقت پر ظاہر ہو اس کو تم جانتے ہو۔ کیونکہ بے دینی کا بھید تو اب بھی تاثیر کرتا جاتا ہے مگر اب ایک روکنے والا ہے اور جب تک وہ دور نہ کیا جائے روکے رہے گا۔ اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوعؔ اپنے مُنہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا

کرے گا"۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس روکنے والی چیز کا تعلق کلیسیا کے ساتھ ہے اور اِس سے جو مفہوم ہم اخذ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس بے دین کے دُنیا میں ظاہر ہونے سے پہلے لازم ہے کہ کلیسیا دنیا سے اُٹھالی جائے۔

(ل) آخری دنوں میں اور ہمارے خداوند مسیح کی آمد کے وقت برگشتگی کا دَور دورہ ہوگا۔ ہم ۱۔تیمتھیس ۴: ۱میں پڑھتے ہیں کہ "رُوح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیموں کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے"۔ "شیاطین کی تعلیموں سے یہ مراد ہوگی کہ بدرُوحیں اُن آدمیوں اور عورتوں کے ذریعے جو اُن کے قبضے میں ہوں گے ایسی تعلیمات کی نشرواشاعت کریں گے۔ مثال کے طور پر جیسا کہ موجودہ زمانے میں "ارواحیت" کی تعلیم ہے جسے ہم زیادہ صحیح طور پر "شیطانیت" کہہ سکتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں علوم مخفیہ (سحر یا جادو) پر لوگوں کا بڑھتا ہُوا اعتقاد اور رجحان اِس پیشین گوئی کے پُورا ہونے کا ثبوت ہے۔ ہر طرف لوگ اُس ایمان سے جو مُقدسین کی معرفت ہم تک پہنچا، متنفر ہوتے نظر آرہے ہیں اور شیطانی رُوحوں کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ تیمتھیس کے نام دوسرے خط میں پولس ہمیں بتاتا ہے کہ وہ "بُرے دن" ہوں گے۔ وہ کہتا ہے۔ "لیکن یہ جان رکھ کر اخیر زمانے میں بُرے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی خود غرض، زردوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کے نافرمان، ناشکر، ناپاک، طبعی محبت سے خالی، سنگدل، تہمت لگانے والے، بے ضبط۔ تندمزاج، نیکی کے دشمن، دغاباز، ڈھیٹھ گھمنڈ کرنے والے، خدا کی نسبت عیش وعشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر اُس کے اثر کو قبول نہ کریں گے۔ ایسوں سے بھی کنارہ کرنا" (۲۔تیمتھیس ۳: ۱۔۵)۔



یہ الفاظ موجودہ وقت کی کیا ہی صحیح تصویر ہیں۔ اگر ہم آخری دنوں کے متعلق پولس کے پیش کردہ ایک ایک واقعہ کا جائزہ لیں تو ہم انہیں عجیب طور پر اپنے زمانے میں پُورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اُس کی آمد بالکُل قریب ہے۔ تاہم ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ خُدا کے برگزیدہ لوگ اور بائبل کے طالب علم گزرے زمانے میں بھی یہی خیال کرتے تھے کہ اس کی آمد بالکُل قریب ہے۔ مثال کے طور پر صدیوں پہلے مارٹن لوتھر بھی یہی خیال کرتا تھا۔ گذشتہ زمانے کے لوگ غلطی پر نہ تھے۔ ہمارے خداوند کی آمد واقعی قریب ہے۔ غلطی پر وہ لوگ تھے جو یہ خیال کرتے تھے کہ اُس کی آمد ابھی دور ہے، اور اُنہوں نے اس کا اثر اپنی زندگیوں پر نہ ہونے دیا۔ لیکن موجودہ زمانے میں بدی کا بڑھ جانا، غلط اور بدعتی تعلیمات، نام نہاد مسیحیوں اور مناددوں کی بے اعتقادی یہ سب چیزیں اِس بات کی علامت ہیں کہ خداوند کی آمد قریب ہے۔ "ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی" (لوقا ۲۱: ۲۶)۔ ہمیں خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ "جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اُوپر اُٹھانا اِس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی" (لوقا ۲۱: ۲۸)۔ جوں جوں تاریکی بڑھتی جاتی ہے فجر کا وقت قریب ہوتا جاتا ہے اور عین اُس وقت جب حالات برداشت سے باہر ہوں گے اُس وقت ایسا شاندار اور شادمان دِن ظاہر ہوگا جس کو دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

(م) جہاں تک ہمیں علم ہے خداوند کی دوبارہ آمد کسی بھی لمحہ ہو سکتی ہے۔ بائبل میں بار بار ہمیں منتظر اور تیار رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ مرقس ۱۳: ۳۴۔ ۳۶ میں ہمارا خداوند اپنے شاگردوں کو کہتا ہے کہ یہ اُس آدمی کا سا حال ہے جو پردیس گیا اور اُس نے گھر سے رخصت ہوتے وقت اپنے نوکروں کو

اختیار دیا یعنی ہر ایک کو اس کا کام بتا دیا اور دربان کو حکم دیا کہ جاگتا رہے۔ پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئے گا۔ شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک آکر وہ تم کو سوتے پائے۔" پھر لوقا ۱۲ : ۳۵-۳۶ میں ہمارے خداوند نے کہا کہ "تمہاری کمریں بندھی رہیں اور تمہارے چراغ جلتے رہیں۔ اور تم اُن آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادی میں سے کب لوٹے گا تاکہ جب وہ آکر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اس کے واسطے کھول دیں۔" پھر ہم متی ۲۵ : ۱۳ میں خداوند کے یہ الفاظ پڑھتے ہیں۔ "پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اُس دن کو جانتے ہو نہ اُس گھڑی کو۔"

متی ۲۴ : ۴۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ "پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا۔" اگر ہم یہ جانتے ہوں کہ خداوند کی آمد سے پیشتر کوئی واقعہ یا چند واقعات پیش آئیں گے۔ تو ہم کبھی بھی خداوند کا اِس طرح انتظار نہیں کریں گے جس طرح کہ اس نے اِن حوالہ جات میں ہمیں منتظر رہنے کا حکم دیا ہے۔ انسان کے لئے یہ ناممکن ہے کہ جو چیز چند سالوں کے بعد واقع ہوگی وہ اُس کا منتظر رہے۔ خداوند مسیح کی تعلیمات سے صاف ظاہر ہے کہ اُس کی آمد کسی وقت بھی وقوع میں آسکتی ہے۔ بائبل میں ایسے واقعات کے متعلق کوئی پیشین گوئی نہیں جن کا اِس سے پہلے وقوع میں آنا ضروری ہے کہ خداوند اپنے لوگوں کو لینے کے لئے آئے۔ یہ سچ ہے کہ اِس سے پہلے کہ خداوند اپنے مُقدسین کے ساتھ دوبارہ آئے چند واقعات ضرور پیش آئیں گے (۲۔ تھسلنیکیوں باب ۲)۔ لیکن ایمانداروں کو لینے کے لئے وہ کسی وقت بھی آسکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے کیونکہ جس وقت ہمیں گمان نہ ہوگا ابنِ آدم



آجائے گا۔

شاید کوئی یہ کہے کہ کیا اُس کی آمد سے پہلے دنیا مسیح کو قبول نہیں کرے گی؟ اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ بائبل کے حوالوں کو پڑھنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ خداوند کی آمد کے وقت کی دنیا کی حالت کیسی ہوگی۔ مثال کے طور پر ہم مکاشفہ ۱ : ۷ میں پڑھتے ہیں کہ "دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھیگی اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین پر کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹینگے"۔ یہاں پر یقیناً ہمیں تبدیل شدہ دنیا کی تصویر نظر نہیں آتی اور نہ ہی دنیا خداوند کی آمد کے وقت خوشی منا رہی ہوگی بلکہ اُس کی آمد پر زمین کے سب قبیلے چھاتی پیٹیں گے۔ متی ۲۵ : ۳۱-۳۲ میں ہم اِس سے بھی زیادہ صاف بیان پڑھتے ہیں "جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا۔ اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے" یقیناً یہ بیان دنیا کے مسیح کو قبول کرنے کا نقشہ پیش نہیں کرتا۔ اور پھر ۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۲-۴ اور ۸ میں مرقوم ہے کہ کسی رُوح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دن آپہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ۔ کسی طرح سے کِسی کے فریب میں نہ آنا۔ کیونکہ وہ دِن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خُدا کے مَقدِس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے . . . اس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا جسے خُداوند

یسوؔع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا"۔
ایک موقع پر خداوند نے خود کہا تھا "کیا ابنِ آدم جب زمین پر آئے گا تو ایمان
پائے گا"؟ یہ الفاظ صاف ظاہر کرتے ہیں کہ خداوند کی آمد کے وقت حقیقی ایمان
بہت کم موجود ہو گا۔ ساری دنیا کا تبدیل ہونا تو بہت دُور کی بات ہے۔ لوقا
۲۱ : ۳۴-۳۵ میں پھر خُداوند کہتا ہے "پس خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے
دل خمار اور نشہ بازی اور اِس زندگی کی فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ
دِن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام رُوئے زمین پر
موجود ہوں گے ان سب پر وہ اِسی طرح آپڑے گا۔ یہ آیت ہمارے سامنے
مسیح کی دوبارہ آمد کے وقت یقیناً تبدیل شدہ دنیا کا نقشہ پیش نہیں کرتی۔
اِسی طرح رُوح اُلقدس پولُس رسول کی معرفت ۲۔ تیمتھیس ۳ : ۱-۵ میں
فرماتا ہے "لیکن یہ جان رکھ کہ اخیر زمانے میں بُرے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی
خودغرض۔ زردوست، شیخی باز، مغرور۔ بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر،
ناپاک۔ طبعی محبّت سے خالی۔ سنگدل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تندمزاج
نیکی کے دشمن۔ دغاباز۔ ڈھیٹھ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش و عشرت
کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر
اُس کے اثر کو قبول نہ کریں گے ایسوں سے بھی کنارہ کرنا"۔ یہ الفاظ ایک
تبدیل شدہ دنیا کی تصویر نہیں ہیں بلکہ ایک ایسی دنیا کی جیسی کہ ہم آج دیکھتے ہیں۔
آسمان سے مسیح کے ظہور کے وقت دو قسم کے لوگ ہوں گے تبدیل شدہ اور
غیر تبدیل شدہ۔ مُقدّس پولُس کہتا ہے خدا کے نزدیک یہ انصاف ہے کہ
بدلہ میں تم پر مصیبت لانے والوں کو مصیبت اور تم مُصیبت اُٹھانے
والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے۔ جب خداوند یسوؔع اپنے قوی فرشتوں



کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہو گا اور جو خدا کو نہیں پہچانتے
اور ہمارے خداوند یسوؔع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا۔ وہ خداوند
کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔
یہ اس دِن ہو گا جبکہ وہ اپنے مُقدّسوں میں جلال پانے اور سب ایمان لانے والوں
کے سبب سے تعجب کا باعث ہونے کے لئے آئے گا کیونکہ تم ہماری گواہی
پر ایمان لائے" (۲۔ تھسلنیکیوں ۱ : ۶-۱۰)۔

اِن سب حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے خداوند کی دوبارہ آمد
کے وقت تمام دنیا تبدیل نہیں ہو گی۔ لیکن ہم میں سے شاید کوئی یہ سوال کرے
کہ "ہم متی ۲۴ : ۱۴ کی توضیح کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور بادشاہی کی اس خوشخبری
کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب خاتمہ ہو گا،
کیا یہ پیشین گوئی یہ ظاہر نہیں کرتی کہ مسیح کی آمد پر دنیا تبدیل ہو جائے گی"؟ یہ
پیشین گوئی ہرگز یہ نہیں بتاتی کہ مسیح کی آمد پر دنیا تبدیل ہو جائے گی۔ اِس آیت
پر غور کرنے سے اِس کا حسب ذیل مطلب ظاہر ہوتا ہے۔

۱۔ کہ تمام قوموں میں انجیل کی منادی گواہی کے طور پر کی جائے گی اور نہ کہ ساری
قومیں تبدیل ہو جائیں گی۔

۲۔ ایک لحاظ سے وہ انجیل کی منادی گواہی کے طور پر تمام دنیا میں کی جا چکی ہے۔
اپنے زمانے میں پولُس رسُول نے بھی یہ کہا "لیکن میں کہتا ہوں کیا انہوں نے نہیں
سنا؟ بے شک سُنا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اُن کی آواز تمام روئے زمین پر اور اُنکی
باتیں دنیا کی انتہا تک پہنچیں" (رومیوں ۱۰ : ۱۸)۔

کلسیوں ۱ : ۲۳ میں اس نے مزید کہا "بشرطیکہ تم ایمان کی بنیاد پر قائم اور
پختہ رہو اور اس خوشخبری کی اُمید کو جسے تم نے سنا نہ چھوڑو جس کی منادی آسمان

کے نیچے کی تمام مخلوقات میں کی گئی"۔

۳- متی ۲۴ : ۱۴ سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ بادشاہی کی خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں کی جائے گی پھر خاتمہ ہوگا۔ جب خداوند اپنوں کو لینے کے لئے آئیگا تو خاتمہ نہیں بلکہ خاتمہ کا شروع ہوگا۔

لیکن شاید کوئی یہ سوال کرے کہ اگر خداوند کی آمد کسی وقت بھی ہو سکتی ہے تو ہم ۲- تھسلنیکیوں ۲ : ۱ - ۴ کا کیا مطلب ہے؟ "اے بھائیو! ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اُس کے پاس اپنے جمع ہونے کی بابت تم سے درخواست کرتے ہیں کہ کسی رُوح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دن آ پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ۔ کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خُدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے مَقدِس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے"۔ یہ تو سچ ہے کہ خداوند کے دن سے پہلے گناہ کے شخص کا ظاہر ہونا ضرور ہے لیکن اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے آنا "خداوند کا دن" نہیں ہے بلکہ خداوند کا دن ایمانداروں کے اٹھائے جانے کے بعد ہی ظہور میں آئے گا۔ لیکن یہ بتانا مشکل ہے کہ یہ کتنی دیر بعد ظہور میں آئے گا۔ تھسلنیکے کے لوگ اِس تعلیم کی وجہ سے کہ خداوند کا دن آ چکا ہے اور وہ "خداوند کے دِن" میں رہ رہے ہیں بہت زیادہ پریشان تھے۔ اِس حقیقت کی بنا پر وہ بہت گھبرائے ہُوئے تھے۔ پولُس رسُول نے انہیں بتایا کہ گناہ کا شخص جس کو خاص طور پر خداوند کے دن بدلہ دیا جائے گا ابھی تک ظاہر نہیں ہُوا۔ گناہ کے شخص کے ظہور سے پہلے کلیسیا کا اُوپر اٹھایا



جانا ضروری ہے۔

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کلیسیا پر "بڑی مصیبت" آئے گی؟ اِس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ بائبل سے یہ صاف ظاہر ہے کہ کلیسیا "مصیبت" میں سے گزرے گی۔ پولُس اور برنباس نے انطاکیہ۔ لسترا اور اکنیم میں شاگردوں کو سکھایا کہ بہت دکھ سہنے کے بعد ہم خدا کی بادشاہت میں داخل ہوں گے۔ لیکن یہ کہنا کہ کلیسیا مُصیبت میں سے گزرے گی اس کا یہ مطلب نہیں کہ کلیسیا آخری دنوں کی "بڑی مصیبت" میں سے گزرے گی۔ آخری دنوں کی "بڑی مصیبت" کے وقت خدا اُن لوگوں سے بدلہ لے گا جنھوں نے مسیح کو رد کیا۔ آخری دنوں کی "بڑی مصیبت" کا تعلق خاص طور پر یہودیوں کے ساتھ ہوگا نہ کہ غیر اقوام کے ساتھ۔ مکاشفہ کی کتاب کے چوتھے باب کی پہلی آیت کے بعد کے سارے واقعات کا تعلق کلیسیا کے اٹھائے جانے کے بعد کے زمانے سے ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ کے دوران کلیسیا کی حفاظت کی جائے گی۔ بے شک یہاں پر کلیسیا سے مراد سچی کلیسیا ہے یعنی وہ سب جو زندگی بخش ایمان کے سبب مسیح کے ساتھ پیوستہ ہیں۔ "بڑی مصیبت" کے بارے میں ہمارے خداوند نے فرمایا "پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم کو اِن سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو" (لوقا ۲۱ : ۳۶)۔

یہاں پر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے "کیا دنیا بہتر بن رہی ہے"؟ اِس کا صحیح جواب دینے کے لئے ہمیں یہ سوال کرنا چاہیئے کہ دنیا سے کیا مراد ہے۔ اگر بائبل کی روشنی میں آپ "دنیا" کی تعریف کرتے ہیں تو پھر یقیناً دنیا بہتر نہیں بن سکتی۔ کیونکہ ۱- یوحنا ۵ : ۱۹ میں ہمیں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ "ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا سے ہیں اور ساری دنیا اُس شریر کے قبضے میں پڑی ہُوئی ہے"۔

بائبل کی رُو سے دُنیا سے مراد وہ سب مرد و زن ہیں جو مسیح کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ یقیناً اگر وہ شیطان کے قبضے میں ہیں تو دنیا کبھی بہتر نہیں بن سکتی۔ پولسؔ رسول کہتا ہے کہ اِس جہان کا خدا شیطان ہے: "اُن بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں کو اِس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اُس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے" (۲۔کرنتھیوں ۴:۴)۔ بے شک دنیا بدتر بنتی جا رہی ہے۔

لیکن اگر دنیا سے ہمارا مطلب وہ تمام لوگ ہیں جو دنیا میں رہتے ہیں، جن میں مسیحی اور غیر مسیحی شامل ہیں تو یہ کہنا درست ہو گا کہ ایک ساتھ دو قسم کی ترقی ہو رہی ہے یعنی خدا کی بادشاہت کی ترقی اور شیطان کی بادشاہت کی ترقی۔ اور یہ دونوں قسم کی ترقیاں اُس وقت ایک نازک مرحلہ میں داخل ہوں گی جبکہ مخالف مسیح شیطان کی بادشاہت کی قیادت کرے گا اور خداوند کے لوگوں کی قیادت کے لئے مسیح ظاہر ہو گا۔ اِس مرحلہ میں مسیح اور اس کی بادشاہت کو مکمل فتح حاصل ہو گی۔ جیسا کہ اِس کتاب میں پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ لیکن ان دنوں میں خُدا دنیا میں اپنے واسطے لوگوں کو الگ کر رہا ہے جس طرح اعمال ۱۵:۱۴ میں یعقوب کہتا ہے کہ "خُدا نے . . . غیر قوموں پر کس طرح توجہ کی تاکہ اُن میں سے اپنے نام کی ایک اُمت بنائے"۔ اِن دنوں میں بہت سے لوگ یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ "ساری دنیا کو مسیح کے لئے جیتیں" لیکن جو لوگ بائبل سے واقفیت رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں ساری دنیا مسیحی نہیں ہو گی۔ فضل کی خوشخبری اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہُوئی بلکہ وہ خدا کے مقصد کو پورا کر رہی ہے یعنی دنیا میں سے اُس کے نام کی کلیسیا یعنی دُلہن کو اکٹھا کر رہی ہے۔

وہ لوگ جن کو خدا اپنی کلیسیا میں شامل کر رہا ہے، وہ اس کے علم میں ترقی کر



رہے ہیں اور اُسکی مانند بنتے جا رہے ہیں۔ اور اُن سے دنیا کسی حد تک متاثر بھی ہے۔ چنانچہ آج مسیحیت کا کسی حد تک اثر سیاست، تجارت اور سماجی زندگی پر نظر آ رہا ہے۔ اِس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا بہتر بن رہی ہے۔ لیکن دوسری طرف ہر باخبر شخص جانتا ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور بائبل کی پیشین گوئیاں کس طرح پوری ہو رہی ہیں اور بے "دینی" کا بھید (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۷)۔ کس طرح ترقی کر رہا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ ابھی تک ایک روکنے والی چیز ہے لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بے دینی کا اثر کس طرح تاثیر کرتا جاتا ہے جس کی وجہ سے کلیسیا میں مذہب سے انحراف غلط تعلیمات کی ترقی اور کلیسیا کے اندر اور باہر بد اخلاقی بڑھتی جاتی ہے۔ طلاقوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافے پر نظر کیجئے سوسائٹی کے تمام طبقوں میں لاقانونیت، ابتری اور طوائف الملوکی کا دور دورہ ہے۔ اس لحاظ سے دنیا بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن ہمیں نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو پیشین گوئیوں کی تکمیل ہے۔

دراصل یہ کالے بادل جو جمع ہو رہے ہیں اس سنہرے زمانے کا پیش خیمہ ہیں جب ہمارا خداوند آئے گا اور حکومت کی باگ ڈور سنبھالے گا۔

✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕✕

"کیونکہ خدا کا وہ فضل ظاہر ہُوا ہے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔ اور ہمیں تربیّت دیتا ہے تاکہ بے دینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کرکے اِس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور دینداری کے ساتھ زندگی گذاریں۔ اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوؔع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں۔

(طِطُس ۲ : ۱۱-۱۳)



## چھٹا باب

# مسیح کی آمد کے بارے میں ہمارا رویّہ

خداوند کی دوبارہ آمد کے متعلق سب سے اہم عملی سوال یہ ہے کہ اِس ضمن میں ہمارا شخصی رویّہ کیا ہونا چاہیئے۔ یہی وہ سوال ہے جس کا جواب بائبل خاص طور پر دیتی ہے۔ اس تعلیم کے بارے میں بائبل بڑا گہرا عملی سبق پیش کرتی ہے۔

(۱) سب سے پہلے ہمیں اپنے خداوند کی ناگہانی آمد کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ ہمیں نہایت سنجیدگی سے خداوند کے اپنے حکم کو سننا چاہیئے۔ "اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا۔" متی ۲۴ : ۴۴ اِن الفاظ کو نہ صرف سننا ہی کافی ہے بلکہ زندگی کے ہر دن میں ہمیں یہ الفاظ اپنے ذہن میں رکھنے چاہئیں۔ ہر صبح جب ہم اُٹھتے ہیں ہمیں اپنے آپ سے یہ کہنا چاہیئے "اپنے خداوند کی آمد کے لئے تیار رہو۔ شاید وہ آج ہی آجائے۔" ہر رات بستر پر لیٹنے سے پہلے ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہیئے "کیا مَیں اپنے خداوند کی دوبارہ آمد کے لئے تیار ہوں، اگر وہ میرے صبح اُٹھنے سے پہلے ہی آجائے؟" پاکیزہ، بے لوث، وقف شدہ، دنیاداری سے خالی، اور خدمت میں سرگرم زندگی گزارنے کے لئے بائبل مُقدّس کی سب

سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہمارے خداوند کی آمد قریب ہے۔ آج کل ہم اکثر یہ وعظ دیتے ہیں کہ مستعدی سے کام کریں اور پاکیزہ زندگی بسر کریں کیونکہ موت قریب ہے۔ لیکن بائبل مُقدّس کی یہ دلیل نہیں ہے۔ بائبل مُقدّس کی دلیل یہ ہے کہ ہمارا خُداوند آرہا ہے۔ اِس لئے ہم اُس کی آمد کے لئے تیار رہیں۔ یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کِس طرح خداوند کی آمد کے لئے تیار رہ سکتے ہیں"؟

لوقا ۲۱ : ۳۴ - ۳۶ میں اِس سوال کا جواب ہمیں ملتا ہے "پس خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام رُوئے زمین پر موجود ہوں گے اُن سب پر وہ اسی طرح آپڑے گا۔ پس ہر وقت جاگتے اور دُعا کرتے رہو تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو" دوسرے الفاظ میں اِس کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ خداوند کی آمد کے لئے پہلی تیاری یہ ہے کہ دنیا جو جسم کے کاموں میں پھنسی ہے اور اِس زندگی کے معاملات میں غرق ہے اُس سے جدائی اختیار کی جائے اور گہری سنجیدگی سے روزانہ دُعا کی جائے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو شراب نوشی تو نہیں کرتے لیکن اپنے پیٹ کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اِس کو مُقدّس پولس اس انداز میں بیان کرتا ہے۔ "اُن کا خدا پیٹ ہے"۔ وہ خدمت کے لئے طاقت حاصل کرنے کے لئے نہیں کھاتے بلکہ صرف خواہش کی تسکین کے لئے کھاتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسا کھانا نقصان کا باعث ہوگا۔ دوسرے ہیں جو نہایت کفایت شعاری کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ زندگی کی فکروں میں غرق ہیں۔ چند ایک ایسے ہیں جو مسیحی خدمت میں نہایت مستعد ہیں لیکن دعا کرنے میں غافل ہیں۔ اِن میں سے کوئی بھی مالک کی آمد کے لئے تیار نہیں۔



خداوند کی آمد کے متعلق ان دو تمثیلوں میں جو متی ۲۵ : ۱ - ۳۰ میں پائی جاتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند کی آمد کی تیاری کے دو بڑے عنصر یہ ہیں کہ ہمارے چراغوں میں تیل موجود رہے یعنی ہم رُوح اُلقُدس سے برابر مدد حاصل کرتے رہیں اور اپنے توڑوں کو وفاداری سے استعمال کرتے رہیں۔ اِس کتاب کے ہر ایک پڑھنے والے سے میں یہ سوال پوچھوں گا۔ کیا آپ نے رُوح اُلقُدس حاصل کیا ہے اور کیا اس کی حضوری اور اُس کی طاقت سے متواتر مستفیض ہوتے رہتے ہیں؟ مَیں آپ سے پھر دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ سب نعمتیں جو اُس نے آپ کو دی ہیں۔ وفاداری سے استعمال کر رہے ہیں؟ اگر آپ کسی بھی نقطہ پر ناکام ہو گئے تو آپ اُسکی دوبارہ آمد کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ۱ - یوحنا ۲ : ۲۸ میں مرقوم ہے "غرض اے بچو! اُس میں قائم رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو اور ہم اس کے آنے پر اُس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں"۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اُس میں قائم رہنا ہی ہمیں اُس کی دوبارہ آمد کے لئے تیاری بخشتا ہے۔ کیا آپ اُس میں قائم ہیں؟ کیا سچ مچ آپ نے اپنی زندگی اپنی حکمت اور اپنی طاقت کو ترک کر دیا ہے اور ہر لحہ اُس کی حکمت، اُس کی طاقت اور اُس کی زندگی کے منتظر ہیں"؟

(ب) ہمیں خداوند کی دوبارہ آمد کے منتظر رہنا چاہیئے۔ ہمارے خداوند نے فرمایا "اور تم اُن آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہیں کہ وہ شادی میں سے کب لوٹے گا تاکہ جب وہ آکر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اُس کے واسطے کھول دیں۔ مبارک ہیں وہ نوکر جن کا مالک آکر انہیں جاگتا پائے۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ کمر باندھ کر انہیں کھانا کھانے کو بٹھائیگا اور پاس آکر اُن کی خدمت کرے گا" (لوقا ۱۲ : ۳۶ - ۳۷)۔ صرف یہی کافی نہیں ہے کہ ہماری زندگیاں ٹھیک ہوں اور ہم اپنی خدمت میں مستعد ہوں بلکہ ہمیں خُداوند کی آمد کی راہ دیکھنی

چاہیئے۔ یہاں پر اُن نوکروں کے لئے خاص برکت کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ خُداوند کی دوبارہ آمد کے منتظر ہوں گے۔ کیا آپ وہ برکت حاصل کریں گے؟ اگر وہ آج آجائے تو کیا وہ آپ کو منتظر پائے گا؟ آیئے! ہم ہر وقت تیار اور منتظر رہیں اور ہر گھڑی اُس کی آمد کی یاد میں گزاریں تاکہ اگر وہ آجائے تو ہمیں کوئی ایسا کام نہ کرتے پائے جو اُس کی نظر میں ناپسندیدہ ہو۔ ہم کوئی ایسا کام جو اُس کی مرضی کے مطابق ہو نامکمّل نہ چھوڑ دیں۔ کسی ایسی جگہ پر نہ جائیں جو کہ اس کی آمد کے وقت اس کی نظر میں ناپسندیدہ ہو۔

(ج) خداوند کی آمد کے لئے تیار اور منتظر رہنا ہی کافی نہیں بلکہ اُس کی آمد کے لئے ہمارے دل میں بھرپور تمنّا ہونی چاہیئے۔ ۲۔ پطرس ۳: ۱۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ "خُدا کے اُس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہیئے جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرامِ فلک حرارت کی شدت سے گل جائیں گے۔" اگر ہم سب چیزوں سے زیادہ خداوند کو پیار کرتے ہیں تو سب چیزوں سے افضل اُس کی آمد کے منتظر ہوں گے۔ وفادار بیوی جس کا شوہر سمندر پار گیا ہو کس طرح اپنے شوہر کی منتظر رہتی ہے۔ کوئی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ انعام اُس کی غیر حاضری کا معاوضہ نہیں ہو سکتا۔ اِسی طرح حقیقی دلہن اپنے آسمانی دلہا کی واپسی کی منتظر ہے۔ اگرچہ اِس وقت مسیح کی باطنی موجودگی اُس کی خوشی کا سبب ہے تاہم وہ دُلہا کی منتظر ہے۔ ایک شخص جس کے متعلق بہت مشہور تھا کہ وہ اعلیٰ حقیقت کا بہت بڑا استاد ہے۔ ایک دفعہ میں نے کسی شخص کو کہتے سُنا کہ کچھ عرصہ ہُوا کہ وہ خداوند کی دوبارہ آمد میں بہت دلچسپی رکھتا تھا۔ لیکن چند سال سے مسیح کی باطنی موجودگی کے جلال نے اُسے اِس قدر معمور کر دیا ہے کہ مسیح کی دوبارہ آمد میں اُس کی دلچسپی ختم ہو گئی ہے۔ اس کا یہ بیان کلام کے بالکل خلاف تھا اور یہ میری سمجھ سے بالکل



باہر تھا کہ جو خداوند کی دوبارہ آمد کی حقیقت سے پُوری طرح واقف ہو وہ ایسی بات کیونکر کہہ سکتا ہے؟ خداوند نے ہمیں اپنی معموری کا جو حق بخشا ہے اُس کے متعلق تعلیم دینا اچھی بات ہے۔ لیکن اِس سے بھی زیادہ نرالی یہ اُمید ہے کہ وہ بذاتِ خود دوبارہ آرہا ہے۔ ہم ہَوا میں اُس کا استقبال کریں گے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں گے۔ اور اگر ہم اُس کی برکتوں کی بجائے اُس سے محبّت رکھتے ہیں تو چاہے ہمیں رُوح کی کتنی ہی معموری مِل جائے، کتنی ہی فتح مند ہماری زندگی ہو یہ ہماری اس زبردست آرزو کو مٹا نہیں سکے گا کہ ہم اپنے محبوب کو روبرو دیکھیں۔ وہ جو اُس کی آمد کے منتظر ہیں اُن کے لئے تاج رکھا ہُوا ہے۔ شاید پولُس رسول کے علاوہ اور کوئی شخص اِس رُوئے زمین پر نہیں گزرا جس نے اُس سے بڑھ کر مسیح کی معموری کا تجربہ حاصل کیا ہو لیکن اس کے باوجود بھی اُس نے آخر میں جو باتیں لکھیں اُن میں سے ایک یہ تھی کہ

"آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہُوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اُس دِن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ان سب کو بھی جو اُس کے ظہور کے آرزومند ہوں۔" کیا میں آپ سے ایک سادہ سا سوال پوچھ سکتا ہوں؟ کیا آپ مسیح کی آمد کے آرزومند ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو آپ کی زندگی میں کہیں خرابی ہے یا خداوند کے ساتھ آپ کے رشتہ میں کوئی رکاوٹ ہے۔

"ہمارا خُداوند پھر آرہا ہے۔" یہ کیا ہی قیمتی الفاظ ہیں۔ اِن الفاظ سے ہمارے دِل میں کِس قدر خوشی پَیدا ہونی چاہیئے۔ یہ الفاظ ہمارے دِلوں میں کیسا جوش پیدا کرتے ہیں۔ یہ الفاظ کِس قدر ہمیں یہ معلوم کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ہماری زندگی میں کوئی ایسی بات تو نہیں جو کہ خداوند کی دوبارہ آمد پر اُس کے غم کا باعث

ہوگی۔ یہ الفاظ ہمارے دلوں میں کس طرح یہ خواہش بھر دیتے ہیں کہ جب تک وہ نہیں آتا ہم اور زیادہ کام کریں اور اپنی نعمتوں کو زیادہ وفاداری سے استعمال کریں۔

ہمارا خُداوند آ رہا ہے۔

یہ الفاظ دنیا کے نفع نقصان، شان و شوکت، غرور، اُس کی خوشیوں، غموں، اُس کی تعریفوں اور الزاموں کو کس قدر ہیچ بنا دیتے ہیں۔

ہمارا خُداوند آ رہا ہے۔

یہ الفاظ ہمیں کس قدر مجبور کرتے ہیں کہ ہم فوراً اپنے دوستوں کو مسیح کے پاس لائیں تاکہ اگر وہ کہیں آ جائے تو وہ باہر نہ رہ جائیں۔

ہمارا خُداوند آ رہا ہے۔

شاید وہ اِس سال آ رہا ہے، شاید اِس، شاید کل، شاید آج، کیا آپ تیار ہیں؟ ایک بار پھر اُس کے آخری اور پیارے الفاظ کو سنیئے۔

"بے شک! میں جلد آنے والا ہوں"

"آمین! اے خُداوند یسوعؔ آ"

---



"پھر موسیٰؔ سے اور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دیں۔"

لوقا ۲۴ : ۲۷

"اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اُس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے جب تک پَو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چمکے۔"

۲-پطرس ۱ : ۱۹

# شخصی مطالعہ کیلئے مسیح کی دوبارہ آمد پر کلامِ مقدّس کے حوالہ جات

## مسیح کی آمدِ ثانی یقینی ہے

یوحنا ۱۴ : ۳ ؛ عبرانیوں ۹ : ۲۸ ؛ فلپیوں ۳ : ۲۰ - ۲۱ ؛ ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶ - ۱۷ ؛ اعمال ۳ : ۱۹ - ۲۰ ؛ اعمال ۱ : ۱۱ ؛ یوحنا ۲۱ : ۲۲ ؛ متی ۲۴ : ۳۰ ، ۳۵ ، ۴۲ ، ۴۵ - ۵۱ ، ۲۵ : ۱ - ۱۳ ، ۱۹ ، ۳۱ ؛ طِطس ۲ : ۱۳ ؛ ۲- پطرس ۳ : ۳ - ۴ ؛ لوقا ۲۱ : ۳۴ - ۳۶ ؛ ۱- یوحنا ۲ : ۲۸ ؛ مکاشفہ ۲۲ : ۲۰

## آمدِ ثانی پر مسیح کا ظہور

۱- وہ بذاتِ خود آئے گا- اعمال ۱ : ۱۱ ؛ یوحنا ۱۴ : ۳ ؛ ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶ - ۱۷-

۲- وہ جسمانی صورت میں ظاہر ہوگا- اعمال ۱ : ۱۱ ؛ عبرانیوں ۹ : ۲۸ ؛ متی ۲۴ : ۳۰ ؛ ۲۴ : ۲۶ - ۲۷ ؛ مکاشفہ ۱ : ۷



۳- وہ بڑی دھوم دھام سے آئے گا- متی ۲۴ : ۲۶ - ۲۷ ؛ ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶ - ۱۷ ؛ مکاشفہ ۱ : ۷

۴- وہ بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں پر آئے گا- متی ۲۴ : ۳۰ (مقابلہ کریں پیدائش ۱۹ : ۹ ؛ ۳۴ : ۵ ؛ زبُور ۹۷ : ۱ - ۲ ؛ متی ۱۷ : ۵ ؛ زبور ۱۰۴ : ۳ ؛ زبُور ۱۹ : ۱) متی ۲۶ : ۶۴ ؛ مرقس ۱۴ : ۶۲

۵- وہ اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا- متی ۱۶ : ۲۷ ؛ مرقس ۸ : ۳۸ ؛ ۲- تھسلنیکیوں ۱ : ۷

۶- وہ اپنے جلال میں آئے گا- متی ۲۵ : ۳۱

۷- وہ بھڑکتی ہُوئی آگ میں ظاہر ہوگا- ۲- تھسلنیکیوں ۱ : ۸

۸- وہ للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ آئیگا- ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶

۹- وہ تمام مُقدّسین کے ساتھ آئے گا- ۱- تھسلنیکیوں ۳ : ۱۳

۱۰- وہ چور کی مانند بغیر اطلاع دیئے، اچانک اور یکایک آئیگا- مکاشفہ ۱۶ : ۱۵ ؛ ۱- تھسلنیکیوں ۵ : ۲ - ۳ ؛ متی ۲۴ : ۳۷ - ۳۹ ؛ ۲۴ : ۴۴ ؛ لوقا ۱۷ : ۲۶ - ۳۷ ؛ ۲- پطرس ۳ : ۱۰ ؛ لوقا ۲۱ : ۳۴ - ۳۵

## مسیح کی دوبارہ آمد کے مقاصد

۱- وہ اپنوں کو لینے کے لئے آئے گا- یوحنا ۱۴ : ۳ ؛ ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶ ؛ یوحنا ۱۷ : ۲۴

۲- پست حالی کے بدن کی شکل بدلنے کے لئے آئے گا- فلپیوں ۳ : ۲۰ - ۲۱

۳- اپنے نوکروں کا حساب لینے کے لئے آئے گا- متی ۲۵ : ۱۹

۴۔ انصاف کرنے کے لئے آئے گا۔ زبور ۵۰ : ۳-۶؛ متی ۱۳ : ۲۴-۳۰؛ ۳۱-۴۳، ۲۵ : ۳۱-۴۶ ؛ یوحنا ۵ : ۲۲ ؛ ۲-تمتھیس ۴ : ۱، ۸ ؛ یہوداہ ۱۴، ۱۵ ؛ مکاشفہ ۲۰ : ۵-۱۵ ؛ زبور ۷۲ : ۲-۴ ؛ ۹۶ : ۱۰-۱۳ ؛ ۱۱۰ : ۲، ۶ ؛ یسعیاہ ۲ : ۲-۴ ؛ میکاہ ۴ : ۱-۵ ؛ یسعیاہ ۱۱ : ۱-۵ ؛ ملاکی ۳ : ۱-۶ ؛ ۴ : ۱-۳ ؛ متی ۱۹ : ۲۸، ۳ : ۱۲، لوقا ۳ : ۱۷ ؛ اعمال ۱۰ : ۴۲ ؛ ۱۷ : ۳۱ ؛ رومیوں ۲ : ۱۶؛ ۱۴ : ۹-۱۲ ؛ ۱-کرنتھیوں ۴ : ۴-۵ ؛ ۲-کرنتھیوں ۵ : ۱۰ ؛ یعقوب ۵ : ۸-۹۔

۵۔ تاریکی کی پوشیدہ باتوں کو روشن کرنے اور دلوں کے منصوبوں کو ظاہر کرنے آئے گا۔ ۱-کرنتھیوں ۴ : ۵

۶۔ ہر ایک آدمی کو اُس کے کاموں کے موافق بدلہ دینے کے لئے۔ متی ۱۶ : ۲۷ ؛ ۲-تمتھیس ۴ : ۸ ؛ ۱-پطرس ۵ : ۴

۷۔ وہ اپنے لوگوں کی نجات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آئیگا۔ عبرانیوں ۹ : ۲۸ ؛ ۱-پطرس ۱ : ۵

۸۔ وہ اپنے مقدسوں میں جلال پانے کے لئے آئے گا۔ ۲-تھسلنیکیوں ۱ : ۱۰ ؛ کلسیوں ۳ : ۴

۹۔ وہ اپنی دلہن یعنی کلیسیا کے ساتھ بیاہے جانے کے لئے آئے گا۔ متی ۲۵ : ۱۰ ؛ مکاشفہ ۱۹ : ۷-۹ (مقابلہ کریں افسیوں ۵ : ۲۳-۳۲)۔

۱۰۔ بطور بادشاہ حکومت کرنے کے لئے آئے گا۔ لوقا ۱۹ : ۱۱-۱۵ ؛ متی ۲۵ : ۳۱-۴۶ ؛ مکاشفہ ۱۹ : ۱۱-۱۶ ؛ ۲۰ : ۴ ؛ ۱۱ : ۱۵ ؛ زبور ۲ : ۱-۹ ؛ زکریاہ ۱۴ : ۹ ؛ پیدائش ۴۹ : ۱۰ ؛ گنتی ۲۴ : ۱۶-۱۹ ؛ ۱-سموئیل ۲ : ۷-۱۰ ؛



زبور ۱۸ : ۴۳-۴۵، ۵۰ ؛ ۲۲ : ۲۷-۳۱ ؛ ۲۴ : ۷-۱۰ ؛ ۴۵ : ۱-۱۷ ؛ ۶۸ : ۳۱-۳۵ ؛ ۷۲ : ۱، ۲۰ ؛ ۸۵ : ۱-۱۳ ؛ ۸۶ : ۹ ؛ ۸۹ : ۳ ؛ ۴ : ۱۹-۲۹، ۳۶-۳۷ ؛ ۹۶ : ۱۰-۱۳ ؛ ۱۰۲ : ۱۲-۲۸ ؛ ۱۱۰ : ۱-۷ ؛ ۱۳۲ : ۱۱، ۱۷، ۱۸ ؛ یسعیاہ ۴ : ۱-۶ ؛ ۹ : ۶، ۷ ؛ ۲۵ : ۱-۱۲ ؛ ۲۹ : ۱۷-۲۴ ؛ ۳۳ : ۱۷-۲۴ ؛ ۳۵ : ۱-۱۰ ؛ ۴۰ : ۹-۱۱ ؛ ۴۲ : ۱-۱۷ ؛ ۴۵ : ۶، ۲۰-۲۵ ؛ ۴۹ : ۸-۲۶ ؛ ۵۲ : ۱-۱۵ ؛ ۵۳ : ۱۲ ؛ ۵۴ : ۱-۱۷ ؛ ۵۵ : ۳-۱۳ ؛ ۵۶ : ۱-۸ ؛ ۵۹ : ۱۵-۲۱ ؛ ۶۰ : ۱-۲۲ ؛ ۶۱ : ۱-۱۰ ؛ ۶۲ : ۱-۱۲ ؛ ۶۳ : ۱-۶ ؛ ۶۵ : ۱۷-۲۵ ؛ ۶۶ : ۱۰-۲۴ ؛ یرمیاہ ۳ : ۱۴-۱۷ ؛ ۲۳ : ۱-۸ ؛ ۳۰ : ۱-۱۱، ۱۸-۲۲ ؛ ۳۳ : ۱-۲۶ ؛ حزقی ایل ۳۷ : ۱۵-۲۸ ؛ دانی ایل ۲ : ۳۱-۴۵ ؛ ۷ : ۱-۲۸ ؛ ۸ : ۲۳-۲۶ ؛ ہوسیع ۳ : ۴-۵ ؛ یوایل ۳ : ۱-۲۱ ؛ عاموس ۹ : ۱۱-۱۵ ؛ عبدیاہ ۱۵-۲۱ ؛ میکاہ ۴ : ۱-۱۳ ؛ ۵ : ۲-۱۵ ؛ ۷ : ۷-۲۰ ؛ صفنیاہ ۳ : ۸-۲۰ ؛ حجی ۲ : ۲۰-۲۳ ؛ زکریاہ ۳ : ۸-۱۰ ؛ ۶ : ۱۲-۱۵ ؛ ۸ : ۱-۱۳، ۲۰-۲۳ ؛ ۹ : ۹-۱۰، ۱۴-۱۷ ؛ ۱۲ : ۱-۱۴ ؛ ۱۳ : ۱-۹ ؛ ۱۴ : ۱-۲۱ ؛ متی ۱۳ : ۴۱-۴۳ ؛ ۱۹ : ۲۸-۳۰ ؛ ۲۳ : ۳۷-۳۹ ؛ لوقا ۱ : ۳۲-۳۳ ؛ ۱۹ : ۲۷ ؛ ۲۲ : ۲۹-۳۰ ؛ ۲۳ : ۴۲ ؛ اعمال ۲ : ۳۰ ؛ ۳ : ۱۹-۲۳ ؛ ۱-کرنتھیوں ۱۵ : ۲۳-۲۸ ؛ فلپیوں ۲ : ۹-۱۱ ؛ عبرانیوں ۱۰ : ۱۳ ؛ مکاشفہ ۱ : ۵-۷ ؛ ۶ : ۲-۱۷ ؛ ۱۷ : ۱۳-۱۴

۱۱۔ وہ اسرائیل کو چھڑانے کے لئے آئے گا جب اُن کے دکھ اور آزمائشیں عین معراج تک پہنچ جائیں گے۔ زکریاہ ۱۴ : ۱-۱۵

۱۲۔ وہ اسرائیل کو اکٹھا کرنے کے لئے آئے گا۔ زکریاہ ۸ : ۱-۸

۱۳- وہ اسرائیل کو مخلصی دینے اور بے دینی کو یعقوب سے دور کرنے کے لئے آئیگا۔
رومیوں ۱۱ : ۲۵-۳۲ ؛ یسعیاہ ۵۹ : ۱۵-۲۱

۱۴- وہ چاندی اور سونے کی مانند پاک صاف کرنے کے لئے آئے گا۔ ملاکی
۳ : ۱-۳

۱۵- وہ بے دینوں کو سزا دینے کے لئے آئے گا۔ یسعیاہ ۲۶ : ۲۰-۲۱؛
یہوداہ ۱۴، ۱۵

۱۶- جو لوگ خدا کو نہیں پہچانتے اور خُداوند مسیح کی خوشخبری کو نہیں مانتے
اُن سے وہ بدلہ لے گا۔ ۲- تھسلنیکیوں ۱ : ۷-۹

۱۷- وہ اُس بے دین کو جو ظاہر ہو گا اپنے مُنہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی
آمد کی تجلی سے نیست کرے گا۔ ۲- تھسلنیکیوں ۲ : ۸، ۹؛ مکاشفہ
۱۹ : ۱۹-۲۱

۱۸- وہ رُوئے زمین پر عدل اور راستبازی سے حکومت کرنے کے لئے آئیگا۔
یسعیاہ ۱۱ : ۱-۱۰

## خُداوند مسیح کی دوبارہ آمد کے نتائج

نوٹ :- دوبارہ آمد کے مقاصد کے لئے جو حوالے اوپر دیئے گئے ہیں وہی حوالے دوبارہ آمد کے نتائج سے بھی تعلق رکھتے ہیں تاہم چند ایک حوالہ جات مقاصد کو زیادہ صفائی سے پیش کرتے ہیں اور دوسرے حوالہ جات نتائج پر زیادہ روشنی ڈالتے ہیں۔

### ا- خدا سے متعلق

خدا کا جلال ظاہر ہو گا اور ہر بشر اُسے دیکھیگا۔ یسعیاہ ۴۰ : ۲-۵، ۹، ۱۱



### ب- کلیسیا سے متعلق

۱- جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶؛
۲- کرنتھیوں ۵ : ۱-۸

۲- ایمانداروں کے بدن جلالی بدن کی مانند ہوں گے۔ فلپیوں
۳ : ۲۰-۲۱ ؛ رومیوں ۸ : ۲۳-۲۵

۳- ایماندار ہوا میں اُٹھائے جائیں گے تاکہ خداوند کا استقبال
کریں اور تا ابد اسکے ساتھ رہیں۔ ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۷؛
یوحنا ۱۴ : ۳

۴- ایماندار اسکی مانند بن جائیں گے۔ ۱- یوحنا ۳ : ۲

۵- کلیسیا اُسکے ساتھ بیاہی جائے گی۔ متی ۲۵ : ۱۰؛ مکاشفہ
۱۹ : ۷-۹ ؛ مقابلہ کریں۔ افسیوں ۵ : ۲۳-۳۲

۶- ایماندار اس کے ساتھ جلال میں ظاہر ہوں گے۔
کلسیوں ۳ : ۴

۷- جو اُس کی آمد کے منتظر ہیں اُن کو راستبازی کا تاج دیا
جائے گا۔ ۲- تیمتھیس ۴ : ۸

۸- وفادار گلہ بانوں کو جلال کا ایسا سہرا ملے گا جو مُرجھانے
کا نہیں۔ ۱- پطرس ۵ : ۱-۴

۹- اُس کے لوگ اس کے ساتھ رہیں گے اور بادشاہی کرینگے
مکاشفہ ۲۰ : ۴-۶ ؛ ۵ : ۹-۱۰ ؛ متی ۱۹ : ۲۸؛ لوقا
۲۲ : ۳۰ ؛ دانی ایل ۷ : ۲۷ ؛ ۲- تیمتھیس ۲ : ۱۲ ؛
رومیوں ۸ : ۱۷ ؛ مکاشفہ ۲۲ : ۵

## ج۔ اسرائیل سے متعلق

۱۔ وہ اپنے پچھلے گناہ پر (جب انہوں نے خداوند کو مصلوب کیا) ماتم کریں گے۔ زکریاہ ۱۲ : ۱۰-۱۴

۲۔ اُن کے گناہ اور ناپاکی کو دھونے کے لئے ایک سوتا پھوٹ نکلے گا۔ زکریاہ ۱۳ : ۱-۲

۳۔ وہ بہت خوشی منائیں گے۔ یسعیاہ ۲۵ : ۸-۱۰

۴۔ اسرائیلی دنیا کے تمام کونوں سے اکٹھے ہوں گے اور اپنے ملک میں لائے جائیں گے۔ یسعیاہ ۱۱ : ۱۱-۱۲ ؛ ۲۷ : ۱۳ ؛ ۳۰ : ۱۸-۲۶ ؛ ۳۲ : ۱۵-۲۰ ؛ ۳۳ : ۱۳-۲۴ ؛ ۳۵ : ۱-۹ ؛ ۳۷ : ۳۱-۳۲ ؛ ۴۰ : ۱-۱۱ ؛ ۴۹ : ۸-۲۶ ؛ ۵۱ : ۹-۲۳ ؛ ۵۲ : ۱-۱۲ ؛ ۶۰ : ۱-۲۲ ؛ ۶۱ : ۴-۱۱ ؛ یرمیاہ ۳ : ۱۴-۱۸ ؛ ۱۲ : ۱۴-۱۵ ؛ ۲۳ : ۳-۸ ؛ ۲۴ : ۴-۷ ؛ ۳۰ : ۳-۲۲ ؛ ۳۲ : ۳۶-۴۴ ؛ ۳۳ : ۱-۲۵ ؛ حزقی ایل ۱۶ : ۶۰-۶۳ ؛ ۲۰ : ۴۰-۴۴ ؛ ۳۶ : ۸-۱۵ ، ۲۲-۳۸ ؛ ۳۷ : ۱۱-۱۴ ، ۲۱-۲۳ ؛ یوایل ۳ : ۱-۲۱ ؛ عاموس ۹ : ۹-۱۵ ؛ عبدیاہ ۱۷-۲۱ ؛ میکاہ ۵ : ۲-۹ ؛ صفنیاہ ۱ : ۱۴-۲ : ۷ ؛ ۳ : ۱۴-۲۰ ؛ زکریاہ ۱ : ۱۴-۲۱ ؛ ۸ : ۷-۸ ؛ ۱۰ : ۳-۱۲ ؛ ۱۲ : ۱-۹ ؛ ۱۴ : ۱-۱۵ ؛ ملاکی ۳ : ۴-۶

۵۔ بٹا ہُوا اسرائیل یعنی افرائیم اور یہوداہ متحد ہو کر ایک قوم



ہو جائیں گے اور وہ ایک ہی بادشاہ کے زیرِ سایہ ہوں گے حزقی ایل ۳۷ : ۱۹-۲۲ ، ۲۴-۲۸

۶۔ یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے رہے گا۔ یرمیاہ ۲۳ : ۵-۶ ؛ رومیوں ۱۱ : ۲۶

۷۔ اسرائیل سے تمام ناپاکی دُور کی جائے گی اور اُن کو تمام بتوں سے پاک کیا جائے گا۔ اور اُن کے اندر ایک نیا دل اور ایک نئی رُوح ڈالی جائے گی۔ سنگین دل نکال ڈالا جائے گا اور اُن کو گوشتین دِل بخشا جائے گا۔ خُدا اپنی روح اُن کے باطن میں ڈالے گا اور وہ اُس کے آئین کی پیروی کرینگے اور اُس کے احکام پر عمل کریں گے۔ حزقی ایل ۳۷ : ۲۳-۲۸ ؛ ۳۶ : ۲۵-۳۱ ؛ یرمیاہ ۳۱ : ۳۱-۳۴

۸۔ اسرائیلی کثرت سے بڑھ جائیں گے۔ اُن کے ویران اور برباد شہر پھر سے بنائے جائیں گے اور اُن کا ویران ملک باغِ عدن کی مانند بنایا جائے گا۔ یرُوشلیم کا نام شہرِ صدق ہوگا اور وہاں پر امن اور خوشحالی کا دَور دورہ ہوگا۔ حزقی ایل ۳۶ : ۳۷-۳۸ ؛ یرمیاہ ۳۱ : ۲۷-۲۸ ؛ حزقی ایل ۳۶ : ۳۳-۳۷ زکریاہ ۸ : ۱-۵ ؛ یسعیاہ ۱ : ۲۴-۲۷ ؛ ۴ : ۲-۶ ؛ ۲۵ : ۶-۹ ؛ ۲۶ : ۱-۲۱ ؛ ۲۹ : ۱۷-۲۴ ؛ ۴۴ : ۱-۸ ؛ ۶۶ : ۵-۲۴

۹۔ اسرائیل قوموں کے درمیان بہت سرفراز ہوگا۔ زکریاہ ۸ : ۲۰-۲۳ ؛ ۲ : ۸-۱۳ ؛ یسعیاہ ۲ : ۱-۴ ؛ ۴۹ : ۲۲-۲۳ ؛ ۶۶ : ۲۰

۱۰- اسرائیل قوموں کے درمیان خدا کا جلال بیان کرینگے۔ یسعیاہ ۶۶: ۱۸-۱۹

## اقوام اور اُن لوگوں سے متعلق جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے

۱- اُسکے سبب سے دنیا کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ متی ۲۴: ۳۰؛ مکاشفہ ۱: ۷

۲- زمین کے بادشاہ اور امیر اور فوجی سردار اور مالدار اور زور آور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہیں گے کہ ہم پر گر پڑو اور ہمیں اُسکی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہُوا ہے اور برّہ کے غضب سے چھپا لو۔ مکاشفہ ۶: ۱۵-۱۷

۳- دُنیا کی قومیں عدالت کیلئے اُسکے سامنے حاضر کی جائیں گی۔ متی ۲۵: ۳۱-۴۶

(ہزار سالہ بادشاہت کے خاتمہ پر وہ سب جو پہلی قیامت پر نہیں اُٹھائے گئے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور اُن کے اعمال کے مطابق اُن کا انصاف کیا جائے گا (مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۵)۔

۴- باقی ماندہ لوگ اور وہ سب قومیں جو یہوواہ کے نام کی کہلاتی ہیں۔ خداوند کی تلاش کریں گی۔ قومیں اور بڑے بڑے شہروں کے باشندے آئیں گے تاکہ یروشلیم میں ربّ الافواج کی تلاش کریں۔ اعمال ۱۵: ۱۶-۱۷؛ زکریاہ ۸: ۲۰-۲۳؛ یسعیاہ ۲: ۲-۳

۵- وہ اُن سب کو چکنا چُور کر دے گا جو اُس سے سرکش ہیں۔ زبور ۲: ۷-۱۲

۶- وہ سب جو خداوند کو نہیں جانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری پر ایمان نہیں لاتے، اُن سے بدلہ لیگا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ ۲- تھسلنیکیوں ۱: ۷-۹

۷- اور سب قومیں اور بادشاہ آکر خداوند کے سامنے سجدہ کرینگے اور خداوند مسیح کی خدمت بجا لائیں گے۔ زکریاہ ۱۴: ۱۶؛ یسعیاہ ۴۹: ۷؛ مکاشفہ ۱۵: ۴؛ زبور ۲: ۸؛ ۷۲: ۸-۱۱



۸- اِس دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُسکے مسیح کی ہو جائیگی۔ زکریاہ ۹: ۱۰، مکاشفہ ۱۱: ۱۵

۹- جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ امن اور خوشحالی کا زمانہ ہوگا اور صادق برومند ہونگے۔ یسعیاہ ۲: ۴؛ میکاہ ۴: ۳-۴؛ زبور ۷۲: ۷، ۱۶

## انسانی معاشرہ سے متعلق

زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے۔ یسعیاہ ۱۱: ۹

## مخالفِ مسیح اور شیطان سے متعلق

۱- مخالفِ مسیح اُسکے مُنہ کی پھونک سے ہلاک اور اُس کی آمد کی تجلی سے نیست ہوگا۔ ۲- تھسلنیکیوں ۲: ۸-۹؛ مکاشفہ ۱۹: ۱۹، ۲۰

۲- شیطان باندھا اور ہزار برس کیلئے اتھاہ گڑھے میں ڈالا جائیگا۔ مکاشفہ ۲۰: ۱-۳

۳- آخر کار شیطان آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا جائیگا۔ جہاں رات دن ابدالآباد وہ عذاب میں رہے گا۔ مکاشفہ ۲۰: ۷-۱۰

## کائنات سے متعلق

۱- کائنات جو کہ اس وقت بطالت کے اختیار میں ہے فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائیگی۔ رومیوں ۸: ۱۹-۲۱

۲- کانٹے جھاڑیاں اور اونٹ کٹارے نہیں ہونگے۔ بیابان شاداب میدان بن جائینگے اور نرگس کی مانند شگفتہ ہونگے۔ یسعیاہ ۵۵: ۱۲-۱۳؛ ۶۵: ۲۵؛ ۳۲: ۱۵؛ ۳۵: ۱-۱۰۔

نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی۔ ۲- پطرس ۳: ۱۲-۱۳؛ مکاشفہ ۲۱: ۱

## مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت

۱۔ صحیح وقت کوئی انسان نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہے۔ متی ۲۴ : ۳۶، ۴۲؛ مرقس ۱۳ : ۳۲ ؛ اعمال ۱ : ۶، ۷

۲۔ جب اُسکے شاگردوں کو بھی گمان نہ ہوگا کہ ابن آدم آجائیگا۔ متی ۲۴ : ۴۴-۴۶

۳۔ جب دنیا اپنے روزمرّہ کے کاروبار میں مشغول ہوگی۔ متی ۲۴ : ۳۷-۴۲ ؛ لوقا ۱۷ : ۲۶-۳۰

۴۔ مصیبت کے فوراً بعد حالات اِس قدر تیزی سے بدلیں گے کہ وہ نسل جو اس وقت رُوئے زمین پر رہ رہی ہوگی اُس وقت تک تمام نہ ہوگی جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں۔ متی ۲۴ : ۲۹-۳۵

۵۔ جب تک گناہ کا شخص ظاہر نہ ہوجائے خداوند نہیں آئیگا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۲-۴

۶۔ آخری ایاّم میں لوگ ایمان سے برگشتہ ہوجائیں گے۔ ۱۔ تیمتھیس ۴ : ۱-۳ ؛ ۲۔ تیمتھیس ۳ : ۱-۵ ؛ لوقا ۱۸ : ۸

۷۔ ہمیں اسکی آمد کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ مرقس ۱۳ : ۳۴-۳۶ ؛ لوقا ۱۲ : ۳۵-۳۶

۸۔ بے ایمان اور ایماندار دونوں رُوئے زمین پر رہ رہے ہونگے۔ متی ۲۵ : ۳۱-۳۲ ؛ مکاشفہ ۱

۹۔ خاتمہ سے پیشتر انجیل کی منادی تمام دنیا میں نہیں ہوچکے گی۔ متی ۲۴ : ۱۴

### مسیح کی آمد کے بارے میں ہمارا رویہّ

۱۔ ہمیں اُسکی آمد کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ متی ۲۴ : ۴۴ ؛ لوقا ۲۱ : ۳۴-۳۶

۲۔ ہمیں اُسکی آمد کا منتظر رہنا چاہیئے۔ لوقا ۱۲ : ۳۶-۳۷ ؛ عبرانیوں ۹ : ۲۸

۳۔ ہمیں اُسکی آمد کا مشتاق رہنا چاہیئے۔ ۲۔ پطرس ۳ : ۱۲-۱۳ ؛ ۲۔ تیمتھیس ۴ : ۸

۴۔ ہمیں اُسکی آمد کیلئے ہمیشہ دُعا کرنی چاہیئے۔ مکاشفہ ۲۲ : ۲۰

۵۔ ہمیں اُسکی دوبارہ آمد کی منادی کرنی چاہیئے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۸

# مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت

۱۔ صحیح وقت کوئی انسان نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہے۔ متی ۲۴ : ۳۶، ۴۲؛ مرقس ۱۳ : ۳۲؛ اعمال ۱ : ۶، ۷

۲۔ جب اُسکے شاگردوں کو بھی گمان نہ ہوگا کہ ابن آدم آجائیگا۔ متی ۲۴ : ۴۴-۴۶

۳۔ جب دنیا اپنے روزمرّہ کے کاروبار میں مشغول ہوگی۔ متی ۲۴ : ۳۷-۴۲؛ لوقا ۱۷ : ۲۶-۳۰

۴۔ مصیبت کے فوراً بعد حالات اِس قدر تیزی سے بدلیں گے کہ وہ نسل جو اس وقت رُوئے زمین پر رہ رہی ہوگی اُس وقت تک تمام نہ ہوگی جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں۔ متی ۲۴ : ۲۹-۳۵

۵۔ جب تک گناہ کا شخص ظاہر نہ ہوجائے خداوند نہیں آئیگا۔ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۲-۴

۶۔ آخری ایاّم میں لوگ ایمان سے برگشتہ ہوجائیں گے۔ ۱۔ تیمتھیس ۴ : ۱-۳؛ ۲۔ تیمتھیس ۳ : ۱-۵؛ لوقا ۱۸ : ۸

۷۔ ہمیں اسکی آمد کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ مرقس ۱۳ : ۳۴-۳۶؛ لوقا ۱۲ : ۳۵-۳۶

۸۔ بے ایمان اور ایماندار دونوں رُوئے زمین پر رہ رہے ہونگے۔ متی ۲۵ : ۳۱-۳۲؛ مکاشفہ ۱/۲

۹۔ خاتمہ سے پیشتر انجیل کی منادی تمام دنیا میں نہیں ہوچکے گی۔ متی ۲۴ : ۱۴

## مسیح کی آمد کے بارے میں ہمارا رویہّ

۱۔ ہمیں اُسکی آمد کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ متی ۲۴ : ۴۴؛ لوقا ۲۱ : ۳۴-۳۶

۲۔ ہمیں اُسکی آمد کا منتظر رہنا چاہیئے۔ لوقا ۱۲ : ۳۶-۳۷؛ عبرانیوں ۹ : ۲۸

۳۔ ہمیں اُسکی آمد کا مشتاق رہنا چاہیئے۔ ۲۔ پطرس ۳ : ۱۲-۱۳؛ ۲۔ تیمتھیس ۴ : ۸

۴۔ ہمیں اُسکی آمد کیلئے ہمیشہ دُعا کرنی چاہیئے۔ مکاشفہ ۲۲ : ۲۰

۵۔ ہمیں اُسکی دوبارہ آمد کی منادی کرنی چاہیئے۔ ۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۸